REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61 / 57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۱۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۶ رجب ۱۴۰۴ ہجری — ۱۹ شہادت ۱۳۶۳ ہش — ۱۹ اپریل ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان: ۱۵ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں مورخہ ۱۴؍۴ کو ربوہ سے قادیان پہنچنے والے ایک درویش کی زبانی موصول ہونے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور پُر نور بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت سے ہیں" الحمد للہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان: ۱۵ شہادت (اپریل) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں الفضل ربوہ مجریہ ۴؍۴ کے ذریعہ موصولہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ٹیسٹ پیٹ میں تکلیف ہے اور کمزوری بہت ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

صد سالہ جوبلی فنڈ کی وصولی کی رفتار مزید تیز کی جائے

آئندہ چار سال میں نہیں بلکہ ایک دو سال کے اندر اندر ہی یہ رقم پوری وصول ہو جانی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ: ۳۰ امان (مارچ) - آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ و عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمع کر کے پڑھائی۔ اور نمازوں سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس میں احباب جماعت کو اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے علاوہ صد سالہ جوبلی فنڈ کی وصولی کی رفتار کو مزید تیز کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور یہ خواہش ظاہر فرمائی کہ آئندہ چار سال میں نہیں بلکہ ایک دو سال کے اندر اندر ہی یہ رقم پوری وصول ہو جانی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا جماعت کی جو ذمہ داریاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور دن بدن کاموں میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اس کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ نئے نئے واقفین آگے آئیں۔

حضور نے مختلف شعبوں میں کام کی زیادتی کا فرداً فرداً ذکر کیا اور فرمایا کہ جو لوگ کافی دنیا کما چکے ہیں اور اب ان کے پاس اتنا جمع ہو چکا ہے کہ باقی زندگی نہ بھی کمائیں تو ان کا بخوبی گزارہ ہو سکتا ہے۔ وہ اب دنیا کمانا بس کریں اور دین کی خدمت کے لئے آگے آئیں اور رضاکارانہ طور پر وقف کریں تاہم جو اپنے آپ کو کلیۃً وقف نہ بھی کر سکتے ہوں ان کو جماعت اپنی استطاعت کے مطابق کچھ نہ کچھ گزارہ پیش کر سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا ہمیں ہر شعبے میں ماہرینِ فن کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اب جماعتِ احمدیہ کی قربانیوں کو پھل لگنے کا وقت آ رہا ہے اور پھلوں کو اکٹھا کرنے میں بھی سخت محنت کرنی پڑتی ہے۔ دنیا بھر کی قوموں کی بڑی کثرت سے احمدیت کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔ ان کی پکار کا جواب دینے کے لئے دنیا کی ہر قوم کے احمدیوں کو وقف کر کے خدمتِ دین کے لئے آگے آنا چاہیئے۔

دوسری بات حضور نے صد سالہ جوبلی کی وصولی کی رفتار کی طرف دلائی اور فرمایا کہ اگرچہ سالِ رواں میں گزشتہ برسوں کی نسبت اس کی وصولی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے لیکن ابھی تک مقررہ ٹارگٹ کی نسبت جماعت کافی پیچھے ہے۔ حضور نے فرمایا اس رقم سے جو کام ہونے ہیں ان کے لئے فوری روپیہ کی ضرورت ہے۔ اخراجات شروع ہو چکے ہیں اور وصولی کی وہ رفتار نہیں۔ وصولی کے اعداد و شمار بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا امسال ربوہ تمام دنیا کی جماعتوں میں اوّل آیا ہے لیکن ربوہ کی ایک کمی بھی ہے کہ اس کا وعدہ مجموعی طور پر بہت کم ہے۔

حضور نے فرمایا۔ یہ جو کمی ہے اس کو چار سال میں نہیں بلکہ اللہ آپ کو توفیق دے تو سال دو سال میں ہی پوری کر دیں۔ آپ جتنا دیتے چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(الفضل مجریہ ۲؍اپریل ۸۴ء)

ہفت روزہ بدر کے سالانہ زرِ اشتراک میں اضافہ

رواں مالی سال کے دوران جہاں اخباری کاغذ کی قیمت، اخراجات ڈاک، و ذرائع نقل و حمل کے کرایوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے وہاں کتابت طباعت وغیرہ کی اجرتیں بھی بڑھی ہیں۔ ان تمام ناگزیر وجوہ کی بنا پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے یکم اپریل ۸۴ء سے بدر کے سالانہ زرِ اشتراک میں بتفصیلِ ذیل اضافہ فرمایا ہے:-

پوسٹل زون	موجودہ چندہ	آئندہ چندہ
۱۔ بھارت و بنگلہ دیش	۳۰ روپے	۳۶ روپے
۲۔ کینیڈا۔ امریکہ۔ فجی۔ ارجنٹائن بذریعہ ہوائی ڈاک	۲۵۰ "	۲۷۰ "
۳۔ افریقہ۔ جرمنی۔ انگلینڈ۔ اسرائیل اور سپین بذریعہ ہوائی ڈاک	۲۱۰ "	۲۴۰ "
۴۔ برما۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا اور سنگاپور بذریعہ ہوائی ڈاک	۱۲۰ "	۲۱۰ "
۵۔ ممالک بیرون بذریعہ بحری ڈاک	۸۰ "	۱۲۰ "
۶۔ پاکستان بذریعہ بحری ڈاک	۸۰ "	[illegible] "

امید ہے قارئینِ بدر اور خریداران اس ناگزیر اضافہ کو انشراحِ صدر کے ساتھ قبول کر کے آئندہ نئی شرح کے مطابق رقوم ارسال کریں گے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری عظمٰی مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

مالک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

دُعا کی خصوصی تحریک

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ پاکستان پر اُس وقت کی حکومت نے کیا کیا مظالم ڈھائے تھے۔ اب پھر پاکستان کے بعض ذمہ دار افراد مجلس تحفظ ختم نبوت وغیرہ تنظیموں نے حکومت پاکستان کو الٹی میٹم دیا ہے کہ اگر حکومت ۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء تک ان کے یہ مطالبات: قتل مرتد کی سزا کا نفاذ۔ احمدیوں کو اپنے آپ کو مسلمان کہنے پر سزا۔ اپنی مساجد کو مساجد اور اذان کو اذان کہنے پر سزا۔ مساجد تعمیر کرنے پر پابندی۔ اسلامی نام رکھنے پر پابندی۔ قرآن کریم پڑھنے اور شائع کرنے پر پابندی وغیرہ وغیرہ، منظور نہیں کرے گی تو ۳۰ اپریل کے بعد احمدیوں کی مساجد کو مسمار کرنے اور ڈھانے کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔ نیز اسی نوعیت کی اور بھی کئی دھمکیاں دی ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ اپریل ۱۹۸۴ء میں جماعت کو اس امر کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے کہ ہمارے پاس تو مقابلہ کے لئے ایک ہی ہتھیار ہے۔ اور وہ دعا کا ہتھیار ہے۔ اور ہمارا سہارا اور ملجأ و ماویٰ اور پناہ تو صرف ہمارا ربّ کریم ہے۔ لہٰذا ساری جماعت کو ہی ان ایام میں خاص طور پر نماز تہجد۔ نوافل اور دعاؤں پر خصوصی زور دینا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ جب کسی قوم پر شدید حملہ ہوتا ہے تو وہ لوگ بھی اپنے ہتھیار نکال کر صاف کرنے لگ جاتے ہیں اور تیاری شروع کر دیتے ہیں جو عام حالات میں اپنے ہتھیاروں سے غافل ہوتے ہیں۔ چونکہ ہمارا ہتھیار تو صرف دُعا اور اپنے مولیٰ کے حضور جھکنا ہے اس لئے وہ احمدی بھی جو پہلے نوافل اور تہجد اور دُعا پر پوری طرح توجہ نہیں دیتے تھے اُن کو بھی ان مخصوص حالات کے ایام میں نوافل خصوصاً تہجد کی طرف فوری اور باقاعدگی سے توجہ دینی چاہیئے اور اپنے ربّ کے حضور دُعاؤں میں لگ جانا چاہیئے۔

پس احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت ارشاد کی روشنی میں نماز **تہجد** کا باقاعدہ اہتمام کریں۔ اور رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور مخالفین کے شر سے جماعت احمدیہ کے ہر ایک فرد کو محفوظ رہنے کی دُعا کریں۔

اسی طرح یہ بھی دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے والی تنظیموں اور افراد کو عقل و سمجھ عطا کرے تا وہ مخالفت اور انکار کا راستہ چھوڑ کر ہدایت کا راستہ اپنا سکیں۔ ٭

یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو!

منظوم کلام سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دُشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دِل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو
یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پروا ہے جاتی ہے تو جانے دو
تم دیکھو گے کہ انہی میں سے قطراتِ محبت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو
صادق ہے اگر تو صدق دکھا قربانی کر ہر خواہش کی
ہیں جنس وفا کے اپنے کے دُنیا میں ہی پیمانے دو
جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو دل جلتے ہیں جل جانے دو
غافل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں!
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو
وہ اپنا سر ہی پھوڑے گا وہ اپنا خون ہی بہائے گا
دُشمن حق کے پہاڑ سے گر ٹکراتا ہے ٹکرانے دو
یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائیں گے رشک چمن اُس دن
ہے قادرِ مطلق یار مرا تم میرے یار کو آنے دو
جو سچے مومن بن جاتے ہیں موت بھی اُن سے ڈرتی ہے
تم سچے مومن بن جاؤ اور خوف کو پاس نہ آنے دو
یا صدقِ محمدِ عربی ہے یا احمدِ ہندی کی ہے وفا
باقی تو پرانے قصے ہیں زندہ ہیں یہی افسانے دو
وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے دُشمن کو تیر چلانے دو
میخانہ وہی ساقی بھی وہی پھر اس میں کہاں غیرت کا محل
ہے دُشمن خود بھینگا جس کو تنے ہیں نظر خمخانے دو
محمودؔ اگر منزل ہے کٹھن تو راہ نُما بھی کامل ہے
تم اُس پہ توکّل کرکے چلو آفات کا خیال ہی جانے دو

خطبہ جمعہ

غیبت اور چغلخوری ایسی گندی صفات ہیں جنہوں نے ساری دنیا میں آفت ڈھائی ہوئی ہے!

یہ بیماریاں معاشرہ کو دکھوں میں مبتلا کرکے اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور ستاری سے خالی کر دیتی ہیں!

احمدیوں کو بہت ہی مضبوط ارادے اور قوی فیصلے کے ساتھ ان خطرناک بدیوں کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے

دعاؤں کے ذریعہ ان بدیوں کو دور کریں۔ اُن بھائیوں کے لئے دعائیں کریں جنہیں آپ کی زبانوں نے نقصان پہنچایا ہو

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۷ صلح ۱۳۶۳ ہش مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۸۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد درج ذیل آیات قرآنیہ تلاوت فرمائیں:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ ...... وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ

(الحجرات آیت ۱۳)

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۳۷)

اور پھر فرمایا:-

خطبہ سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی ایک صاحب صفوں کو پھلانگتے ہوئے آگے تک پہنچے جو ممنوع ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا ہے۔ سوائے اس کے کہ آگے جگہ خالی ہو اور درمیان میں سے بھی جگہیں خالی ہوں۔ اور ان خالی جگہوں سے گزر کر انسان اگلی صف کو پورا کرے۔ پیچھے آنے والوں کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ پہلے آنے والوں کو تکلیف دیں۔ اور ان کے کندھوں پر سے گزرتے ہوئے اور ٹھوکریں مارتے ہوئے آگے آئیں۔ لیکن جو دوسرا پہلو ہے وہ اور بھی زیادہ قابل فکر ہے کہ منتظمین نے کوئی ایسا انتظام نہیں کیا ہوا کہ اگر کوئی ایسی حرکت کرے تو بیچ میں بیٹھے ہوئے خدام یا انصار جنہیں معلوم ہو کہ ہمارا یہ کام ہے بغیر آواز، بغیر بولے ان کو روک دیں۔ اور یہ بہت اہم بات ہے۔ ایک منظم جماعت کو ہمیشہ مستعد رہنا چاہیئے۔ اور اس قسم کی چھوٹی چھوٹی خامیوں کی طرف نظر رکھنی چاہیئے۔

گزشتہ خطبہ میں میں نے اللہ تعالیٰ کی صفات عَفُوّ اور سَتَّار سے متعلق یہ بیان کرتے ہوئے بتایا تھا کہ

صفاتِ باری تعالیٰ کا نظام

بہت ہی گہرا اور مربوط نظام ہے۔ اور ہر صفت ایک دوسری صفت سے ملتی ہے اور رفتہ رفتہ ایک صفت دوسری صفت میں تبدیل ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور صفت کے ہر کنارے پر ایک اور صفت باری کا تعلق موجود رہتا ہے۔ اس کے برعکس ان صفات کے فقدان سے بعض بدیاں پیدا ہوتی ہیں اور جس طرح صفاتِ حسنہ کا آپس میں تعلق ہے اسی طرح صفاتِ سیئہ کا بھی آپس میں تعلق ہے۔ صفاتِ باری تعالیٰ اگر کسی جگہ کو چھوڑ دیں تو وہاں ایک خلا پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر وہ خلا بدیوں سے بھر جاتا ہے۔ جس طرح روشنی کے فقدان سے وہاں تاریکی پیدا ہو جاتی ہے تو اس لئے اس بات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے الٰہی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ صفاتِ باری تعالیٰ کی طرف بہت گہری توجہ دیں۔ وہی صفات جب انسان کے سانچوں میں ڈھلتی ہیں تو اخلاقِ حسنہ بن جاتی ہیں۔ اور جب وہ انسان ان سے محروم رہنا شروع ہو جاتا ہے تو اخلاقِ سیئہ ہو جاتے ہیں۔ اس موقعہ پر میں نے عفو اور ستاری کے برعکس جو صفاتِ سیئہ ہیں ان کو آج کے خطبہ کا موضوع بنایا ہے۔

عفو کا مطلب معاف کرنا بھی ہے لیکن اس کے اصل معنی ہیں ایک چیز کو کلیتہً نظر انداز کر دینا۔ گویا وہ تھی ہی نہیں۔ گویا اس کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو عفو کے معنے فرمائے ہیں ان میں یہی مفہوم ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو حیادار قرار دیا ہے۔ بے حد حیا کرنے والا۔ وہ گناہ کرتے ہوئے بندوں پر نظر رکھتے ہوئے بھی ایسا سلوک فرماتا ہے جیسے اس نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ اس نظر کی حیا کا نام دراصل عفو ہے۔ اور ایسے شخص کو عَفُوّ کہتے ہیں۔ جس شخص میں عفو نہیں ہوتا اس میں دو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جس طرح عفو کے نتیجہ میں ستاری پیدا ہوتی ہے جو خود کسی بندہ سے عفو کا سلوک کرے اس کی فطرت کے خلاف ہے کہ وہ اس کی بدیاں لوگوں تک پہنچائے۔ وہ تو اتنا شرماتا ہے کہ اپنے تک بھی وہ بدیاں نہیں پہنچنے دیتا۔ علم سے خود شرما جاتا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ وہ دوسروں تک ان

"خدائی کی اصل حقیقت یہی ہے کہ وہ ایک شدید عرض و جوہر ہے"
(شحنۂ حق صفحہ ۱۰۲)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۰۴ راجندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۷
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

بدیوں کو پہنچائے۔

پس عفو کے نتیجہ میں ستاری پیدا ہوتی ہے اور عفو کے فقدان کے نتیجہ میں

دو بدیاں براہِ راست پیدا ہوتی ہیں

ایک ستاری کے فقدان کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ عفو اگر نہ ہو تو سب سے پہلے ظن اس کی جگہ لے لیتا ہے یعنی جو بُرائیاں نظر نہیں آرہیں اُن میں بھی انسان ظن شروع کر دیتا ہے کہ یہ بھی ہو۔ چونکہ بُرائی دیکھنے کا شوق ہوتا ہے، چسکا ہوتا ہے، کسی کی بدیاں دیکھنے سے لُطف آتا ہے تو جب وہ بدیاں نظر نہیں آتیں تو عادت جو گندی پڑ چکی ہے۔ یہ چسکا تو پُورا کرنا ہے۔ پھر وہ ظن کے ذریعہ پُورا کیا جاتا ہے کہ ہاں یہ نظر تو نہیں آئی مگر ہوگی ضرور۔ اس کے پیچھے ضرور کوئی خرابی موجود ہے جو مجھے نظر نہیں آئی۔ اور پھر ظن تجسس کو جنم دیتا ہے۔ آگے بڑھ کر انسان کہتا ہے اچھا نظر نہیں آئی، ہوگی تو ضرور، تو کیوں نہ میں تلاش کروں، کھوج نکالوں۔ ایسے لوگ دوسروں کی بدیاں تلاش کرنے میں اپنی عمر عزیز ضائع کر دیتے ہیں۔ اور دوسرے پہلو پر چونکہ ستاری نہیں رہتی، عفو نہ ہو تو ستاری ہو ہی نہیں سکتی۔ ستاری نہ ہونے کے نتیجہ میں پھر یہ بدیوں کو دوسری جگہ پہنچاتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں پھر یہ بدیوں کو دوسری جگہ پہنچاتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں پھر آگے دو بدیاں پیدا ہوتی ہیں

ایک غیبت اور دُوسری چغل خوری

غیبت ایسی بات کو کہتے ہیں جو کسی کے غیب میں کی جائے۔ یعنی غائبانہ طور پر کسی کے متعلق کہی جائے اور وہ بات ایسی ہو کہ اس سے دُوسرے کو دُکھ پہنچے۔ اگر وہ سُن لے تو اُس کو تکلیف پہنچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیبت کی جو تعریف بیان فرمائی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غیبت اس بات کو نہیں کہا جاتا کہ کسی کے متعلق جھوٹی بات کہیں بلکہ غیبت اس بات کو کہا جاتا ہے کہ سچی بات کہیں۔ لیکن وہ بات ایسی ہو کہ جس کے نتیجہ میں اُسے دُکھ پہنچتا ہو۔ اگر غائبانہ کی جائے تو اس کا نام غیبت ہے اور اگر موجودگی میں کی جائے تو اس کا نام دِلآزاری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اِس بارے میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ غیبت کرنا تو بُرا ہے یعنی غائبانہ بات نہیں کرنی چاہیئے۔ جب اُن سے پوچھا جائے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ میں تو اُس کے مُنہ پر بھی کر سکتا ہوں۔ تو فرمایا ایک اَور بدی کرو گے۔ پہلے تو غیبت کر رہے تھے، اب دِل آزاری بھی کرو گے۔

پس غیبت کا یہ مفہوم بہرحال نہیں ہے کہ غائبانہ تو نہ کی جائے لیکن سامنے کی جائے جب سوسائیٹی کو دُکھ سے بچانا مقصود ہے تو لازماً غائب کی بات ہو یا حاضر کی دونوں ناجائز ہیں۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنی تفصیلی تعلیم دی ہے کہ بدیوں کا اثر جہاں جہاں پہنچتا ہے وہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر پہونچی، یا یوں کہنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ اس طرف مبذول فرمائی اور آپؐ نے اس کے مطابق نصیحت فرمائی۔ چنانچہ غیبت کے نتیجہ میں ایک اَور بُرائی پیدا ہوتی ہے اور وہ دُکھ پہنچانے کا مفہوم اپنے اندر رکھتی ہے یعنی چغل خوری۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ غیبت تو منع ہے ہی لیکن اگر کوئی کسی کو غیبت کرتے ہوئے سُنے اور وہ اِس بات کو اُس شخص تک پہنچا دے جس سے متعلق کہی گئی تھی۔ تو اس چغل خور کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی کسی کی طرف تیر پھینکے اور تیر نشانے پر نہ لگے۔ اور وہ اُس کے قدموں میں جا گرے۔ اور کوئی شخص اس کے قدموں سے تیر اُٹھا کر اس کے سینہ میں گھونپ دے کہ میں نے اُس کا مقصد پُورا کر دیا ہے۔ تو چونکہ دِل آزاری منع ہے۔ بنیادی جو بات ہے وہ یہ ہے کہ

دِل آزاری منع ہے

کِسی کو دُکھ دینا منع ہے۔ کسی کے گُناہوں پر نظر رکھنا منع ہے۔ گناہوں سے حیا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس لئے وہ تعلیم سب جگہ جاری وساری نظر آتی ہے۔ ہر جگہ وہ اثر پذیر نظر آتی ہے۔ اور جہاں جہاں اس کا فقدان ہوتا ہے اس کے نتیجہ میں بدیاں پھوٹتی ہیں اور بدیوں میں بھی اسی طرح شاخ در شاخ بُرائیاں آگے پھُوٹتی چلی جاتی ہیں۔ یہ اتنی اہم چیز ہے کہ اکثر دُنیا کے فساد خصوصًا خاندانی فساد اسی کے نتیجہ میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اتنا دُکھ پہنچایا ہے ہمارے معاشرے کو اِس گندی عادت نے اور یہ گندی عادت انسانی مزاج میں ایسی گہری داخل ہو چکی ہے کہ صرف ہندوستان اور پاکستان کا سوال نہیں تمام دُنیا میں یہ گندی عادت موجود ہے۔ اور ہر جگہ معاشرہ کو اس نے تباہ کر رکھا ہے بیرونی دُنیا جو مصروف ہو چکی ہے، جو اقتصادی لحاظ سے آگے بڑھ گئی ہے جن کے پاس وقت نہیں رہا، اُن کو بھی جب وقت ملتا ہے تو وہ چغلی ضرور کرتے ہیں، غیبت ضرور کرتے ہیں اور خصوصًا عورتوں میں یہ مرض بہت ہی زیادہ ہے۔ اس لئے یہ ایک عالمی بیماری ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عالمی طور پر اللہ تعالیٰ کی صفت عفو کو پسِ پُشت ڈال دیا گیا ہے۔ اس سے غفلت کی گئی ہے۔ اس سے اجنبیت برتی جا رہی ہے۔ اور جب صفتِ عفو سے نفرت کی جائے گی، اس کو دھتکارا جائے گا تو جیسا کہ مَیں نے پچھلے خطبہ میں بیان کیا تھا اللہ تعالیٰ کا عفو اسی حد تک بندوں سے کم ہو جائے گا کیونکہ جو لوگ عفو نہیں کرتے وہ عفو کے سلوک کے حقدار نہیں رہتے۔ اور جو لوگ ستاری نہیں کرتے وہ

خُدا تعالےٰ کی صفت ستّاری

کے حقدار نہیں رہتے۔ اس کی رحمت اور اس کی تجلی کے حقدار نہیں رہتے۔

ساری دُنیا میں ان دو گندی صفات نے دو طرح سے مصیبت ڈالی ہوئی ہے اور آفت ڈھائی ہوئی ہے۔ ایک تو یہ بیماریاں براہِ راست معاشرہ کو قسم قسم کے دُکھوں میں مُبتلا کر رہی ہیں۔ اور دُوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ معاشرہ خالی ہو جاتا ہے۔ اس کے عفو اور اس کی ستّاری سے یہ معاشرہ خالی ہو جاتا ہے اور انسان کی غلطیوں کے نتیجہ میں جو خدا رحمت کا سلوک فرماتا ہے اور اس کی تقدیرِ خاص اس کو مصائب سے بچاتی ہے وہ تقدیرِ خاص عمل کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ اِس لئے جماعت کو ان اہم باتوں کی طرف بہت ہی توجہ دینی چاہیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے جو غیبت سے متعلق تعلیم دی اور اس سے ملتی جلتی بُرائیوں سے متعلق چند احادیث کا مَیں نے انتخاب کیا ہے تاکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک الفاظ میں ہی جماعت کو نصیحت کروں۔

ایک[1] مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا کہ جانتے ہو غیبت کیا ہوتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا، تُو اپنے بھائی کا اس انداز سے ذکر کرے جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ عرض کیا گیا کہ حضورؐ کا کیا خیال ہے کہ اگر وہ بات جو مَیں نے کہی ہے میرے بھائی میں پائی جاتی ہو۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر وہ بات جو تُو نے کہی ہے تیرے بھائی میں موجود ہے تو تُو نے اُس کی غیبت کی ہے۔ اگر موجود نہیں تو تُو نے اس پر بُہتان باندھا ہے۔[1]

اس لئے ہمیشہ

بُہتان اور غیبت کا فرق

ملحوظ رکھیں۔ غیبت جُھوٹی بات کو نہیں کہتے۔ غیبت سچّی بات کو کہتے ہیں۔ لیکن وہ سچّی بات جو دُکھ دینے والی ہو۔ اس ضمن میں بسا اوقات آپس کی بحثیں میں دو لڑنے والوں کے درمیان آپ یہ فقرہ بھی سُنیں گے کہ مَیں جھوٹ کیوں بولوں، مَیں نے جو سچّی بات ہے وہ مُنہ پر کہہ دی ہے۔ میری عادت ہے مَیں بڑا صاف گو ہوں اور سچّی بات مُنہ پر مارتا ہوں۔ ایسے "صاف گو" پر خدا تعالےٰ کے رسولؐ نے لعنت ڈالی ہوئی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کا عذاب اس کو پکڑے گا۔ اور بڑی سخت تحذیر فرمائی ہے اور اس سے متعلق انذار کی بہت سخت پیشگوئی کی ہے اور نقشہ کھینچا ہے کہ ایسے "صاف گو" لوگوں سے قیامت کے دن کیا سُلوک ہوگا۔ تو سچ کا یہ مطلب، یہ تصوّر بالکل جھُوٹا اور باطل اور جاہلانہ ہے کہ جو بات دُکھ پہنچانے والی ہو وہ کسی کے مُنہ پر ماری جائے۔ ایسے صاف گو لوگ خُدا کو بالکل پسند نہیں ہیں۔ اس لئے ہمیں جماعت میں ایسے صاف گو لوگ نہیں چاہئیں۔ ہمیں تو ویسے صاف گو لوگ چاہئیں جیسے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اُن سے زیادہ صاف گو کون ہو سکتا ہے۔ لیکن آپؐ دکھوں کی باتیں لوگوں تک پہنچانے سے احتراز فرماتے تھے۔ اور ان سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اور دکھوں کی باتیں لوگوں سے متعلق کرنے سے احتراز فرماتے تھے اور ان سے منع فرماتے تھے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تُو نے اس کی غیبت کی ہے اور اگر موجود نہیں تو تُو نے اس پر بہتان باندھا ہے۔

---

[1] صحیح مُسلم کتاب الادب۔ باب تحریم الغیبۃ۔

"الترغیب والترہیب" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد درج ہے کہ "جس کے پاس اس کے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کا اندفاع کر کے اس کی مدد نہ کرے حالانکہ وہ اس کی مدد کر سکتا تھا تو اس کا گناہ دنیا اور آخرت میں اُسے بھی پہنچے گا۔"[1]

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے تو صرف غیبت سُنی ہے حصّہ تو نہیں لیا۔ خود کسی کے خلاف بُرائی نہیں کی۔ ان سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ انہوں نے بھی گناہ سے حصّہ پا لیا۔ اگر تم سُنتے ہو اور منع نہیں کرتے اور بُرا نہیں مناتے یا اپنے بھائی کا دفاع نہیں کرتے تو ایسی صورت میں غیبت کے گناہ میں تم بھی حصّہ دار ہو گئے۔

پھر سُنن[2] ابی داؤد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب مجھے معراج کے لیے لے جایا گیا تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے جبرائیل سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں۔ تو اس نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور اُن کی آبرو کے پیچھے پڑے رہتے تھے۔" یہاں تجسس کا بھی ذکر فرما دیا۔ کسی کے متعلق ایسی باتوں کی تلاش کرنا کہ وہ بے آبروئی کا موجب بنے اور پھر غیبت کر کے لوگوں تک پہنچانا، یہ بُرائیاں اتنی خطرناک ہیں کہ اُن کی سزا جو خدا تعالیٰ نے تجویز فرمائی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کے روز دکھائی گئی۔

مسند احمد[3] بن حنبل کی ایک اور حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے لوگو! جو زبان سے تو ایمان لائے ہو مگر دل میں ایمان داخل نہیں ہُوا۔ تم مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو۔ اور ان کے عیوب اور ان کی

کمزوریوں کا پیچھا نہ کیا کرو

ان کی ٹوہ میں نہ لگے رہو۔ کیونکہ جو شخص ان کی کمزوریوں کا پیچھا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کمزوری اور اس کے عیب کو اس طرح ظاہر فرما دے گا کہ اُسے خود اُس کے گھر میں ہی رُسوا کر دے گا۔

اسی مضمون کی ایک اور حدیث میں نے گزشتہ خطبہ میں بیان کی تھی۔ اس میں جو زائد پُر لطف بات ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (الحجرات آیت: ۱۵)

کہ اے بدّو لوگو! جو بظاہر ایمان لائے ہو، کہتے ہو کہ ہم ایمان لائے، تمہارے دلوں میں تو ایمان نے جھانک کر بھی نہیں دیکھا۔ داخل ہی نہیں ہُوا۔ وہ کون لوگ ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہُوا۔ اُن کی ایک تعریف آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ غیبت کرنے والے ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں کی بُرائیوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ پھر ان کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ کریں کہ غیبت کتنی خطرناک بات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کریم کی ایک آیت کی تصدیق فرماتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا کہ ایمان اُن کے دلوں میں داخل ہی نہیں ہُوا۔ ان کے اعمال کیسے ہوتے ہیں، ان اعمال سے ان کو پہچان لو کہ وہ غیبت کرنے والے لوگ ہیں۔ وہ بھائی کی بدیوں کی تلاش میں رہنے والے اور اُن کا تجسس کرنے والے لوگ ہیں۔ اور فرمایا کہ اس دُنیا میں بھی اُن کو اللہ تعالیٰ رُسوا کرے گا اور اس کی سزا دے گا۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ ایک دُوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دُوسرے کی ضد میں قیمتیں نہ بڑھاؤ۔ ایک دُوسرے سے بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے بُرائی نہ بیان کرو۔ کسی کے سودے پر سودا نہ کرو۔ ایک دوسرے کے بھائی بن کر اللہ کے بندے بنو۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے نہ اُس کی توہین کرتا ہے۔

تقویٰ کا مقام دل ہے

آپؐ نے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار فرمایا۔ انسان کے شر اور اس کی بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقارت سے دیکھے۔ ہر مسلمان پر حرام ہے کہ وہ کسی مسلمان کا خون بہائے یا اس کا مال ضائع کرے۔ یا اُس کی آبرو ریزی کرے۔[1]

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ غیبت اور چغل خوری ایمان کو اس طرح کاٹ چھانٹ دیتے ہیں جس طرح چرواہا اپنی بھیڑ بکریوں کے لئے درختوں کی شاخیں کاٹ کر اُن کے سامنے ڈالتا ہے۔[2] آپ نے اگر ایسا درخت دیکھا ہو گا جس کو چرواہے نے کاٹ کر بھیڑ بکریوں کے سامنے ڈالا ہو تو اس سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا بیان فرما رہے ہیں۔ ایک دفعہ سندھ میں میں اپنی زمین کے دورہ پر گیا تو میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جو اردگرد باڑوں کے طور پر درخت تھے وہ پہچانے نہیں جاتے تھے۔ شاخیں بُری طرح کٹی ہوئی، عجیب بے رونقی کا عالم تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اُن پر کوئی وبال ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے منیجر سے پوچھا کہ ان درختوں کو یہ کیا ہُوا؟ ایسا لگتا ہے اُن پر قیامت ٹوٹ گئی ہے۔ اور فصلیں ٹھیک ٹھاک ہیں تو اُس نے بتایا کہ میں نے چرواہوں کے پاس اس شرط پر بیچے تھے کہ جتنے باقی رہ جائیں اور سبزی اُن کی اُتار لیں۔ تو سبزی کے ساتھ وہ ٹہنیاں بھی اُتار کر لے گئے۔ تو جب چرواہوں کو موقع مل جائے تو وہ درختوں کے ساتھ اس طرح کرتے ہیں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نقشہ کھینچا کہ جو غیبت اور چغل خوری کرنے والے لوگ ہیں وہ اپنے ہی ایمانوں کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں۔ اور پھر اس کی تفصیل ایک اور جگہ اس طرح بیان فرمائی کہ انسان اپنے اعمال نامہ کو قیامت کے دِن کھُلا ہُوا لائے گا۔ اور عرض کرے گا کہ اے میرے ربّ! میری فلاں فلاں نیکیاں کہاں گئیں، وہ بھی تو میں نے کی تھیں جس طرح آپ اپنا ہی کھاتہ دیکھتے ہیں چیک کرتے ہیں۔ تو جو اُسے اعمال کا کھاتہ ملے گا وہ ان میں اپنی بہت سی خوبیاں، بہت سی نیکیاں درج شدہ نہیں پائے گا تو اپنے رب سے عرض کرے گا کہ یا اللہ مجھے تو یاد ہے میں نے یہ بھی کیا تھا وہ بھی کیا تھا۔ ان کا تو کوئی ذکر نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو جواب دے گا کہ وہ تو تیری طرف سے لوگوں کی غیبت کرنے کے نتیجہ میں کاٹ دی گئی تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

کیسی پیاری مثال دی ہے

کہ جس طرح چرواہا درختوں کے ساتھ سلوک کرتا ہے بھیڑ بکریوں کو ڈالنے کے لئے وہی غیبت کرنے والے اپنے ایمانوں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں۔ ان میں سبزی اور رونق نہیں رہتی۔ شاخیں آگتی تو ہیں لیکن وہ کاٹ کر پھینک دی جاتی ہیں۔ اس طرح یہ لوگ اپنے ہاتھ سے اپنی نیکیوں کو تباہ کر لیتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ سے مشکوٰۃ میں یہ روایت[3] درج ہے کہ "دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز ادا کی۔ وہ دونوں روزہ دار تھے۔ جب حضورؐ نماز ادا فرما چکے تو آپؐ نے

---

[1] الترغیب والترہیب۔ باب الترہیب من الغیبۃ والبھت۔
[2] سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبۃ [3] مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۲۲۴

[1] صحیح مسلم کتاب الادب باب تحریم ظلم المسلم۔ [2] الترغیب والترہیب باب الترہیب من الغیبۃ والبھت
[3] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الآداب باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم۔

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ
تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
بشکریہ کرشن احمدی گھر احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میان روڈ۔ سیالکوٹ ۔۔۔۔۔۔۲۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

ان دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا، اپنا وضو دوبارہ کرو اور نماز پڑھو ۔ اور یہ روزہ بھی پُورا کرو اور اس کے عوض ایک اور روزہ بھی رکھو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیوں ؟ فرمایا "تم نے فلاں کی غیبت کی ہے"۔ اب قیامت کے دن خدا تعالیٰ جو سلوک فرمائے گا وہ واقعہ دُنیا میں کس طرح رُونما ہو رہا ہوتا ہے اس کا نقشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھینچ دیا۔ احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اتنا مربُوط مضمون ہے اور حدیث کی صحت کے لئے یہ اندرونی گواہی سب سے قوی گواہی ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں ۔ ایک دُوسرے سے رابطہ رکھتے ہیں ۔ نظم وضبط کا ایک بڑا گہرا مضمون ہے ۔ کسی اور گواہی کی ضرورت نہیں کلام نبویؐ اپنی شکل و صُورت اور اپنی اندرونی اور بیرونی خوُبیوں سے پہچانا جاتا ہے۔ تو دیکھئے کس طرح سارا مضمون ایک دُوسرے کے ساتھ ملتا چلا جا رہا ہے۔

ایک موقع پر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ غیبت زِنا سے بھی بُری حرکت ہے ۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ! یہ کیسے ؟ یہ بات تو ہماری سمجھ میں نہیں آرہی ۔ تو آپؐ نے فرمایا آدمی زِنا کرتا ہے تو پھر توبہ کر لیتا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور اُسے بخشش بھی دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو نہیں بخشتا جب تک کہ وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی گئی ہے[۱]" یہ پہلو ہے جس پہلو سے غیبت زِنا سے بھی بُری بن جاتی ہے ۔ انسان کا واسطہ صرف ربّ سے رہے تو اس کو کوئی اتنا خوف نہیں۔ خوف ایک معنوں میں تو صرف اللہ ہی کا ہے ۔ لیکن وہ رحم کرنے والا، اتنا بخشنے والا ہے کہ انسان اپنے ربّ سے رحم اور بخشش کی بہت زیادہ اُمید رکھ سکتا ہے برنسبت ایک انسان کے۔ بعض دفعہ بڑے ظالم لوگ ہوتے ہیں اُن کے ہاتھ میں اگر بخشش کا معاملہ چلا جائے تو وہ تو خون چوس جائیں اور کبھی بخشنے پر آمادہ نہ ہوں ۔ اس لئے ان معنوں میں وہ گناہ جن کے بخشنے کا معاملہ انسانوں کے ہاتھ میں چلا جائے وہ بہت بڑے گُناہ ہیں ۔ ان گناہوں کے مقابل پر جن گناہوں کے بخشنے کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں رہتا ہے ۔

اب ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو لوگ بڑی کثرت سے غیبت کر بیٹھتے ہیں اور روز کرتے ہیں اور غیبت کو بطور چوُرن استعمال کیا جاتا ہے ان کے لئے اب کیا کفّارہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مضمون پر کیا روشنی ڈالی ہے ۔ اس بارے میں آنحضورؐ فرماتے ہیں۔ حضرت انس رضؓ سے روایت [۲] ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

غیبت کا کفّارہ

یہ ہے کہ تو اُس شخص کے لئے بخشش طلب کرے جس کی تُو نے غیبت کی ہے ۔ اور اس کے لئے دُعا مانگتا رہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ ۔ باقی عمر اگر غیبت کے بد اثرات سے بچنا ہے تو پھر اس کے لئے دُعا کی طرف متوجہ ہوں ۔ اور یہ ایک بہت ہی عُمدہ ذریعہ اصلاح ہے ۔ یعنی صرف کفّارہ ہی نہیں بلکہ غیبت سے بچنے کی ایک بہت ہی پیاری ترکیب ہے۔ ورنہ جس کو غیبت کا چسکا پڑ چکا ہو اس کا اس سے باز رہنا بہت ہی مشکل کام ہے ۔ لیکن جس شخص کی آپ زیادہ غیبت کرتے ہیں اُس کے لئے اگر دُعا شروع کر دیں اور بطور کفّارہ کے دُعا شروع کر دیں تو وہ دُعا آپ کی اندرونی کیفیت کو بدل دے گی ۔ آپ کے لئے فطرتاً یہ ممکن ہی نہیں رہے گا کہ ایک طرف آپ اس کے لئے دُعا کر رہے ہوں اپنی بخشش کی خاطر اور دُوسری طرف اس کی غیبت بھی کر رہے ہوں ۔ تو یہ ایک بہت ہی پاکیزہ ترکیب ہے ۔ جو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ۔ کفّارہ بھی ہے اور بُرائیوں سے بچنے کا ایک علاج بھی ہے۔

آخر پر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرتا ہُوں ۔ حضورؑ فرماتے ہیں :-

"غیبت کرنے والے کی نسبت قرآن کریم میں ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے ۔ عورتوں میں یہ بیماری بہت ہے ۔ آدھی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں ۔ اور پھر صبح اُٹھ کر وہی کام شروع کر دیتی ہیں لیکن اس سے بچنا چاہیئے ۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۱۲)

وہ آیت جو مَیں نے شروع میں تلاوت کی تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا خود ترجمہ فرمایا ہے ۔ مَیں وہ ترجمہ پڑھ کر سُنا دوں، مَیں نے جو آیت تلاوت کی تھی وہ یہ تھی ، یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۔ اس

۱؎ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الآداب باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم ۔ ۲؎ ایضاً

آیت کا ترجمہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ ہے کہ :-

"بدگمانی کی باتیں مت کرو ۔ اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو، ایک دُوسرے کا گلہ مت کرو ۔ کسی کی نسبت وہ بہتان یا الزام مت لگاؤ جس کا تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں ۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک عضو سے مواخذہ ہوگا اور کان، آنکھ، دِل ہر ایک سے پوچھا جائے گا ۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۵۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"دِل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے اور اس کی کُنجی اس کے پاس ہوتی ہے ، کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے ۔ تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنا کیا فائدہ ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص بڑا گنہگار ہوگا ۔ خدا تعالیٰ اس کو کہے گا کہ میرے قریب ہو جا ۔ یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دے گا اور اس سے پُوچھے گا کہ تُو نے فلاں گناہ کیا، فلاں گناہ کیا ۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنائے گا ۔ وہ کہے گا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے ہوئے ہیں ۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ اچھا آج کے دن مَیں نے تیرے سب گُناہ معاف کئے ۔ اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دیا ۔ تب بندہ سوچے گا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب مِلا ہے تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت ہی ثواب ملے گا ۔ یہ سوچ کر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گِنائے گا کہ اے خدا مَیں نے تو یہ گنُاہ بھی کئے ہیں ۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سُن کر ہنسے گا اور فرمائے گا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہو گیا ہے کہ اپنے گنُاہ خود ہی بتلاتا ہے ۔ پھر اُسے حکم دے گا کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا ۔ تو کیا خبر ہے کہ خدا تعالیٰ کا اس سے کیا سُلوک ہے ۔ یا اس کے دِل میں کیا ہے ۔ اس لئے غیبت کرنے سے بکلی پرہیز کرنا چاہیئے ۔"[۱]

یہ جو حدیث ہے اس سے پہلے ایک اور روایت بھی ہے جو مختلف الفاظ کے ساتھ آئی ہے اور وہاں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا تعلق ستّاری سے قائم کیا تھا ۔ فرمایا جو شخص دُنیا میں ستّاری سے پیش آتا ہے اور لوگوں کے گناہوں کا دوسروں سے ذکر نہیں کرتا اور پردہ پوشی سے کام لیتا ہے اس کے ساتھ خدا یہ سُلوک فرمائے گا ۔ ایک اور حدیث میں یہی مضمون ایک اور طریق پر بیان ہُوا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ مضمون پیش نظر رکھا ۔ اور آخر پر بڑے عجیب طریق پر غیبت کا مضمون اس سے باندھا ہے ۔

آپؑ کا منشاء مُبارک یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ کا دِلوں سے اپنا ایک تعلق اور سُلوک ہے اور وہ دِلوں کی اندرونی کیفیات کو جانتا ہے ۔ تمہیں بسا اوقات ایک انسان کے گُناہ تو نظر آجاتے ہیں لیکن تمہیں یہ پتہ نہیں کہ وہ گنہگار آدمی اپنے دِل میں کیا کیا محبتیں اپنے ربّ سے رکھتا ہے ۔ اور کیا کیا عاجزی کرتا ہے، اور کس کس طرح پیار سے ، اس کی رحمت کے قدم چُومتا ہے اور عرض کرتا رہتا ہے کہ اَے خدا مجھ سے عفو کا سلوک فرما ۔ تو دلوں کے مالک تم نہیں ہو ۔ دِلوں کا مالک ربّ العٰلمین ہے جو عَفُوّ ہے جو ستّار ہے جو غفور ہے جو رحیم ہے ۔ وہ بعض دفعہ ایسے گنہگار لوگوں کے دِلوں پر نظر رکھتے ہوئے ان کی بعض مخفی خوبیوں پر نگاہ کرتے ہوئے یہ فیصلہ بھی فرما لیتا ہے کہ ان کی نیکیوں ہی کا نہیں بدیوں کا بھی میں اجر دوں گا ۔ اور اچھا اجر دوں گا ۔ اور تم اپنی بدبختی میں اس کے متعلق بُری باتیں کہتے رہتے ہو ۔ بُرے بُرے لفظ بولتے رہتے ہو ۔ اس کے متعلق دِل آزاری کی کوشش کرتے رہتے ہو، تو جس دل پر خدا کی ایسی پیار کی نظر بھی پڑ سکتی ہے کیوں تم گناہ میں ملوّث ہو کر اس دِل کے متعلق بُری باتیں کہتے ہو ۔ یہ ہے معرفت کا نکتہ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ۔ اگرچہ بظاہر یہ بے جوڑ بات نظر آتی ہے جو سرسری نظر سے اس بات کو دیکھے کہ اس مضمون کا غیبت سے کیا تعلق ہے ۔

۱؎ ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۱۷ ۔

پس جماعت احمدیہ کو

ان باریک باتوں پر نظر رکھنی چاہیئے

جو خوف سے ڈرنے والے لوگ ہیں ان کے لئے وہ حدیث کافی ہے کہ قیامت کے دن ان لوگوں سے کیا سلوک ہوگا اور جو نرمی اور محبت اور پیار سے ماننے والے لوگ ہیں وہ ان باتوں پر نگاہ کریں۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بھوکے اور اس کے فقیر ہیں۔ اور کوئی انسان نہیں ہے بڑے سے بڑے اعمال والا بھی جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مستغنی ہو سکے، اس کی بخشش سے مستغنی ہو سکے۔ اس لئے ان باتوں پر نظر کرکے ہم ان بدیوں سے باز رہنے کی کوشش کریں، ان کو چھوٹا نہ سمجھیں۔ عہد بیعت میں بھی یہ بات داخل ہے کہ میں غیبت نہیں کرونگا، میں بدظنی نہیں کرونگا۔ لیکن کچھ ایسا چسکا ہے اور یہ بیماری کچھ ایسی بیماری ہے کہ گھر گھر، سینے سینے میں داخل ہوئی ہے اور خصوصاً عورتوں میں یہ عادت اتنی ہے کہ ان سے برداشت نہیں ہوتا کہ کسی کی برائی دیکھیں یا سنیں اور وہ آگے نہ پہنچائیں۔ دیکھ کر پہنچانا بھی بہت بڑی بات ہے لیکن سن کر پہنچانا تو اِفک بھی بن جاتا ہے اور غیبت بھی بن جاتی ہے اور پھر چسکے پورے کرنے کیلئے وہ ظن بھی کرتی ہیں اور من گھڑت باتیں بنا کر بہتان میں بھی داخل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ بیماری مردوں میں بھی آتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ہمارے معاشرے کا بہت برا حال ہے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے قرآن کریم سے ثابت ہے کہ یہ بیماریاں قومی شکلیں بھی اختیار کریں گی اور جب یہ قومی شکلیں اختیار کر جائیں گی اور قوموں کے تعلقات میں داخل ہو جائیں گی تو پھر

انسان کی ہلاکت کا سامان

کیا جائے گا اور تمام دنیا میں نہایت ہی ہولناک آلات کے ساتھ جنگ لڑی جائیگی اور جو خوفناک آگ کی شکل میں دنیا پر لپکے گی اور دنیا کو تباہ و برباد کر دے گی اور اس بد انجام کا تعلق اللہ تعالیٰ نے غیبت اور چغل خوری اور دل آزاری کے ساتھ رکھ دیا ہے۔ تو اس لئے اسے کوئی معمولی بات نہ سمجھیں کہ کیا فرق پڑتا ہے۔ چند باتیں کسی کے متعلق کہہ کر ذرا سا لطف اٹھا لیا۔ یہ انفرادی بیماریاں قومی بن جاتی ہیں، معاشرتی بن جاتی ہیں پھر آگے پھیل کر بین الاقوامی تعلقات میں داخل ہو جاتی ہیں جیسا کہ اب ہو چکی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں پھر وہ ایٹم بم ایجاد ہوگا جس کے متعلق قرآن کریم میں ایک پوری سورۃ مختصر لیکن بڑی تفصیل سے اس کا ذکر کرنے والی موجود ہے۔

پس آپ کو بہت ہی مضبوط ارادے اور قومی فیصلے کے ساتھ ان بدیوں کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے۔ شروع میں بہت تکلیف ہوگی کیونکہ گندی سے گندی چیز کی بھی عادت ہو تو جب وہ پوری نہ ہو تو انسان کو تکلیف پہنچتی ہے۔ آپ حیران ہوتے ہیں کہ افیمیوں کو کیا ہو گیا ہے، کیا بیہودہ سی چیز ہے کڑوی، گندی، مکروہ سی چیز اور عادتیں اس کے نتیجہ میں بگڑنے والی لیکن افیم کے بغیر مرتے جاتے ہیں۔ تو عادت کسی چیز کی ہو گندی سے گندی چیز کی بھی ہو جب وہ چھٹتی ہے تو بڑا تکلیف کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ سب کو شروع میں تکلیف ہوگی لیکن اس تکلیف کا علاج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرما دیا ہے کہ جب غیبت کو دل چاہے تو اپنے بھائیوں کی برائی کرنے کی بجائے ان کے لئے دعا کیا کریں، دعا آپ کو ایک لذت بخشے گی۔ اس دعا کے نتیجہ میں آپ میں عظمت کردار پیدا ہوگی آپ کے دل کو تسکین حاصل ہوگی۔ اور چونکہ خلا نہیں رہ سکتا صرف بدی کو دور کرنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا اس لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق

دعاؤں کے ذریعہ ان بدیوں کو دور کریں

اور ان بھائیوں کے لئے دعا کے ذریعہ بدیوں کو دور کریں جن بھائیوں کو آپ کی زبانیں اور آپ کے ظن نقصان پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے میں نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ جس شخص کے ہاتھ پر یہ بیعت کی جاتی ہے کہ میں بدظنی نہیں کروں گا، میں غیبت نہیں کروں گا، بہت سے بدقسمت اس شخص کو بھی بدظنی اور غیبت سے الگ نہیں رکھتے، چھوٹی چھوٹی آزمائشوں میں پڑ کر بھی بدظنی شروع کر دیتے۔ کوئی مقدمے کا فیصلہ ہو تو کہنے لگ جاتے ہیں کہ اس نے یکطرفہ بات سنی ہے اس لئے یہ فیصلہ ہمارے خلاف دے دیا۔ فلاں خاندان سے تعلقات تھے اس لئے ہمارے خلاف یہ فیصلہ دے دیا۔ تو بدظنی ایسی بلا ہے کہ جس ہاتھ پر بیعت کی جاتی ہے کہ ہم بدظنی نہیں کریں گے غیبت نہیں کریں گے اسی کے ہاتھ کو بدظنی کے چاقوؤں سے کاٹا جاتا ہے۔ اس لئے بہت مستعد ہونے کی ضرورت ہے اور بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ایک مہم کا عالمی سطح پر احباب کو آغاز کر دینا چاہیئے کہ ہم غیبت نہیں کریں گے بدظنی نہیں کریں گے اور تجسس نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:-

گذشتہ دو خطبات میں میں نے دعا کی طرف توجہ دلائی تھی آج پھر انہیں دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ایک بارش کے لئے دعا جاری رکھیں اپنے ملک کے لئے بھی اور دنیا کے دیگر ممالک کے لئے بھی جہاں خشک سالی ایک بہت بڑا خطرہ بن چکی ہے۔ گذشتہ جمعہ جو ہم نے دعا کی تحریک کی تھی خاص طور پر گھانا کے متعلق بہت ہی فکر تھی وہاں جماعتیں بھی بڑی تعداد میں ہیں اور بڑے دردناک واقعات کی اطلاعات وہاں سے مل رہی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا کہ اتوار کو گھانا سے چلی ہوئی تار موصول ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ملک میں بڑی وسیع بارش فرمائی ہے اور اس سے دل بہت خوش ہوئے ہیں۔ تو ہم بھی ان کی خوشی میں شریک ہیں اور جن ملکوں میں ابھی بارش نہیں ہوئی ان کے متعلق دعا جاری رکھیں۔

اسی طرح

عربوں کے متعلق بھی خاص طور پر دعا جاری رکھیں

بہت ہی پیار اور محبت ہونی چاہیئے عرب قوم کے لئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قوم سے تشریف لائے۔ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچا عشق ہو تو آپ کی قوم سے محبت تو ایک طبعی بات ہے۔ کہتے ہیں لیلیٰ کے کتے سے بھی مجنوں کو پیار تھا۔ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم سے ہم کو پیار نہ ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے عربوں کے لئے بالخصوص بہت درد سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حالات بدل دے اور ان کی طرف سے ہم خوشیوں کی خبریں پائیں۔

احمدی کوالیفائڈ ڈاکٹر کی ضرورت ہے

جیسا کہ قبل ازیں بھی اس امر کا اعلان کیا جا چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مخلص احمدی کی پیشکش کو منظور فرماتے ہوئے حیدرآباد (آندھرا) میں احمدیہ شفاخانہ کے قیام کی منظوری دیدی ہے اور اس ہسپتال کی تعمیر کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ اس کے لئے ایک کوالیفائڈ احمدی ڈاکٹر جو کم از کم M.B.B.S. ہو کی ضرورت ہے لہٰذا خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے ڈاکٹر صاحبان مع اپنے کوائف کے درخواستیں نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں۔ نیز کتنے مشاہرہ پر کام کریں گے اس کی بھی وضاحت درخواست میں کر دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

ولادت

مورخہ [illegible] کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے [illegible] سلام" نام تجویز فرمایا ہے۔ مبلغ ۱۰ روپے اعانت بدر میں بھیجتے ہوئے [illegible] کے نیک اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ عبدالسلام [illegible] مبلغ سلسلہ

درخواست دعا

محترم ڈاکٹر [illegible] ایک عرصہ سے ایم ڈی میں داخلہ کی [illegible] کوشش کرتے تھے۔ گذشتہ سال حضور [illegible] حضرت اقدس [illegible] سری لنکا میں بوقت ملاقات ڈاکٹر صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا اور دعا کی درخواست کی چنانچہ محض اللہ تعالیٰ اس سال محترم ڈاکٹر صاحب کو ایم ڈی میں داخلہ مل گیا۔ الحمدللہ۔ اس خوشی [illegible] بطور شکرانہ [illegible] بڑے اجتماع کنڈور [illegible] کے کھانے کا انتظام کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کریں۔ خاکسار حمید الدین شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد۔

عالمی مسلم لیگ کے فتویٰ کا حقیقت پسندانہ جائزہ

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمان ہے۔!

دنیا کا کوئی ادارہ نہ اُسے اسلام سے خارج کر سکتا ہے نہ ہی اُس کو اس کا شرعی حق حاصل ہے!!

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان

عالمی مسلم لیگ (جدہ) کا فتویٰ ۱۹ مارچ ۱۹۸۷ء کے بعض اردو۔ انگریزی۔ اور ہندی

اخبارات میں "عالمی مسلم لیگ جدّہ کا جماعت احمدیہ کے بارہ میں ایک فتویٰ شائع ہوا ہے جس کا ملخص حسب ذیل ہے:۔

"احمدی فرقہ کے لوگ مسلم اُمت میں شامل نہیں۔ قادیانی فرقہ جسے احمدی بھی کہا جاتا ہے۔ دراصل ایک بدعتی فرقہ ہے۔ جو اللہ کے محبوب دین کے پورے نظام کو خراب کرنے کی غرض سے اسلام کے بنیادی اصولوں کو توڑ موڑ کر پیش کرتا اور اُن کا پرچار کرتا ہے...... شادی۔ طلاق اور دوسرے سماجی معاملات کے سلسلہ میں جو اسناد یا دستاویز پیش کریں اُنہیں باطل تصور کیا جائے اور قادیانیوں کو مسلم قبرستان میں جگہ نہ دی جائے۔"

(ملخص از اخبارات۔ انقلاب بمبئی۔ ہندوستان ٹائمز۔ سیاست حیدر آباد۔ ٹائمز آف انڈیا مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۸۷ء)

رابطہ عالم اسلام کی ۱۹۷۴ء میں منعقدہ کانفرنس مکّہ کا ہی اعادہ

"عالمی مسلم لیگ جدّہ" کا یہ فتویٰ کوئی نیا فتویٰ نہیں۔ بلکہ آج سے دس سال قبل اپریل ۱۹۷۴ء میں جب رابطہ عالم اسلامی کی ایک کانفرنس مکّہ میں ہوئی تھی اُس میں جماعت احمدیہ کے خلاف جو قرار داد پاس کی تھی دس سال بعد اُسی کا یہ جزیہ اعادہ ہے۔ اُس قرارداد میں یہ مرقوم تھا:۔

"کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ یہ طبقہ کافر ہے اور اسلام سے بالکل خارج ہے...... قادیانیوں اور احمدیوں سے کوئی معاملہ نہ کیا جائے۔ اُن کا اقتصادی سماجی تہذیبی بائیکاٹ کیا جائے۔ اُن سے شادی بیاہ کا رشتہ نہ قائم کیا جائے مسلمانوں کے قبرستان میں اُنہیں دفن نہ کیا جائے۔ اُن سے وہ معاملہ کیا جائے جو کفار سے کیا جاتا ہے۔"

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۱۸ اپریل ۱۹۷۴ء)

عالمی مسلم لیگ یا رابطہ عالم اسلامی کا احساس کمتری اور منفی کردار آج سے ۹۵ سال قبل

جماعتِ احمدیہ کا قیام ۱۸۸۹ء میں عمل میں آیا۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی ہجری میں امام مہدی اور مسیح موعود کے منصب پر سرفراز فرماتے ہوئے اُنہیں خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور الہامًا آپؑ کی بعثت کا مقصد "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" احیاءِ دین اور قیام شریعت اسلامیہ قرار دیا گیا۔ چنانچہ آپؑ نے اعلان فرمایا:۔

"مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے۔ تاکہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور اُن تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں۔ اُن نوروں اور برکات اور خوارق علم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔"

(برکات الدعا)

آپؑ کی یہ آواز قادیان (پنجاب) سے بلند ہوئی۔ جو آج دُنیا میں گونج رہی ہے۔ اور ۹۵ سال کے عرصہ میں یہ جماعت پھیل کر ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل کر چکی ہے۔ دُنیا کے قریبًا تمام متمدن ممالک میں اس کی شاخیں۔ اس کے تبلیغی و تربیتی مشن۔ مساجد اور طبی اور علمی ادارے قائم ہو چکے ہیں۔ اور اب اسلام کے خدمتگزاروں کی اس جماعت کے افراد کی تعداد دُنیا میں ایک کروڑ سے زائد ہے۔ جن میں ہر علم و فن۔ طبقہ و سوسائٹی۔ رنگ و نسل کے تعلیم یافتہ دانشور اور سمجھدار لوگ شامل ہیں۔ جو دن رات خدمت دین اور اشاعت اسلام کے کاموں اور پروگراموں میں مصروف ہیں یہ جماعت متعدد زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے شائع کر چکی ہے۔ ہر متمدن ملک کی زبان میں اسلامی لٹریچر بغرض اشاعت موجود ہے۔ اور اس پُر امن تبلیغی جماعت کی کوششوں کے نتیجہ میں لاکھوں غیر مسلم اور لامذہب کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر داخل اسلام ہو چکے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ نہ صرف ارکان اسلام پر ایمان و عقیدہ رکھتی ہے۔ بلکہ دِل کی عزیمت سے اُن پر عمل پیرا ہے۔ درخت اپنے پھل سے ہی پہچانا جاتا ہے۔

لہٰذا جماعتِ احمدیہ کا ظاہر و باطن اسلام ہی پر مبنی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کیا خوب فرمایا ہے

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دِل سے ہیں خدّام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہ احمد مختار ہیں

جماعت احمدیہ کا مثبت کردار

جماعت احمدیہ ایک ٹھوس مثبت کردار کی حامل ہے۔ جس کے دعوائے اسلام پر اُن کا عمل ظاہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اُن کے تعمیری کارنامے قرآن مجید کی تبلیغ و اشاعت۔ غیر ممالک میں مساجد کا قیام۔ اور مبشرین و مبلغین اسلام کی دعوت الی اللہ کے شاندار نتائج کا اقرار و اعتراف مخالفین احمدیت کو بھی ہے۔

ابتداء سے ہی جماعت احمدیہ پر علماء کی طرف سے "کفر" کے فتووں کی بھر مار رہی ہے۔ ۱۹۷۴ء میں رابطہ عالم اسلامی نے جماعتِ احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ مگر جماعتِ احمدیہ نے ایسے فتووں کی نہ کبھی بھی کوئی پرواہ کی۔ اور نہ اُسے ایسا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اسلام جس کی اپنی متاع و دولت ہے۔ ہمارے مذہب و عقیدہ کے بارہ میں ہم احمدیوں نے خود فیصلہ کرنا ہے نہ کہ کسی ادارہ نے۔ ہمارا دعویٰ اسلام خدا کی طرف سے عطا ہے۔ احمدیوں نے نہ اسلام کسی ادارہ سے لیا تھا۔ اور نہ ہی کوئی ادارہ اُن سے اسلام چھین سکتا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اِن فتاویٰ کفر کے باوجود جماعتِ احمدیہ نے اپنی تبلیغی مساعی کو نہ صرف جاری رکھا ہے بلکہ اور تیز کر دیا ہے۔ چنانچہ اس دس سال کے عرصہ میں (از ۱۹۷۴ء تا ۱۹۸۴ء) خدا تعالیٰ کے فضل سے۔

ا۔ اس کی تعداد میں شاندار اضافہ ہوا کیونکہ کئی نئے ملکوں میں نئے تبلیغی مشن جاری ہوئے۔ نئی مساجد تعمیر ہوئیں۔ اور نئے نئے لوگوں کو اس جماعت میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۲۔ اسپین میں سنہ ۱۹۸۰ء میں مسجد احمدیہ (مسجد بشارت) کی بنیاد رکھی گئی اور ۱۹۸۲ء میں اس کا افتتاح ہوا۔ اور اب یہ مشن شاندار خدمتِ اسلام انجام دے رہا ہے۔

۳۔ براعظم آسٹریلیا میں ۱۹۸۳ء میں سڈنی کے قریب ۲۷ ایکڑ زمین میں مسجد احمدیہ اور مشن ہاؤس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

۴۔ جماعتِ احمدیہ کا بجٹ جو دین اسلام کے لئے اُن کی قربانیوں کا مظہر ہے۔ کئی کروڑ سے متجاوز ہو چکا ہے۔ مگر اس کے برعکس یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا کوئی مثبت کام کسی نظام اور ٹھوس بنیادوں پر کرنے کی توفیق نہ تو رابطہ عالم اسلامی کو ملی اور نہ ہی عالمی مسلم لیگ کو نہ ہی کسی اور ادارہ کو ہاں البتہ اِن دونوں اداروں نے جماعتِ احمدیہ کی شاندار کامیابیوں کو دیکھ کر محض بغض و حسد اور جذبہ احساس کمتری میں مبتلا ہو کر یہ منفی اور تخریبی کردار ادا کیا ہے۔ کہ وہ جماعت جو دن رات خدمتِ اسلام میں مصروف ہے (اور جس خدمتِ دین سے یہ ادارے محروم ہیں) اُسے ہی دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر اپنے بغض و حسد کے جوش کو ٹھنڈا کر لیا۔ پس مارچ ۱۹۸۷ء کا "عالمی مسلم لیگ" جدّہ کا فتویٰ اپنے عجز اور شکست کا اعتراف ہے اس سے بڑھ کر اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

سچ ہے ؎

زاہدِ تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے کہ مسلماں ہوں میں

اسلام کیا ہے؟

اسلام کیا ہے؟ اِس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

(ا) "اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔"

(ب) "بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔"

(مسلم شریف جلد اوّل باب بیان ارکان الاسلام)

کا اسلام یہ ہے۔ کہ تو اس امر کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلعم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نمازیں ادا کرے۔ زکوٰۃ دے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ اور اگر حج بیت اللہ کی استطاعت ہو تو حج کرے۔ انہیں پانچ ارکان پر اسلام کی بنیاد ہے۔ گویا ان ارکان اسلام کا پابند مسلمان ہو گا۔

مسلمان کون ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

مَنْ صَلّٰی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا وَ اَکَلَ ذَبیحتنا فذٰلک المُسلم الّذی له ذمّة اللّٰهِ وَ رسوله فلا تخفروا اللّٰه فی ذمّته۔ (بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۵۵ مصری)

کہ جو شخص ہماری نماز (اسلامی طریق پر نماز) پڑھتا ہے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرتا ہے اور ہمارا ذبیحہ کھاتا ہے۔ پس وہ شخص ایسا مسلمان ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم اس کے مسلمان ہونے کی ذمہ داری اور گارنٹی لیتے ہیں۔ پس اے مسلمانو! خدا تعالیٰ کی دی ہوئی حفاظت اور ذمہ داری کو مت توڑو۔

کسی مسلمان کو کافر مت کہو

حضرت سرکار دو عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تاکیدی ارشاد ہے:۔

(الف) "اِذا قال الرجل لاخیه یا کافرُ فقد باء به احدهما۔" (بخاری شریف جلد ۴ صفحہ ۴۷)

(ب) "اذا کفّر احدکم اخاہ فقد باء بها احدهما۔" (صحیح مسلم)

یعنی اگر کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو کافر کہتا ہے۔ تو یہ کفر ان میں سے کسی ایک پر لوٹ کر پڑتا ہے یعنی اگر وہ شخص جسکو اس نے کافر کہہ کر پکارا۔ حقیقتاً کافر نہیں۔ بلکہ مسلمان ہے۔ تو یہ کفر اس کافر کہنے والے شخص پر لوٹ کے پڑے گا۔ یعنی کافر کہنے والا اور طعن کرنے والا خود کافر ہو گا۔ متذکرہ بالا احادیث نبویہ سے پتہ چلتا ہے کہ جو شخص اسلامی ارکان کا پابند ہو اُسے کافر قرار دینا سخت ناپسندیدہ فعل ہے جب ایک اسلامی ارکان کے پابند شخص کو مسلمان قرار دے کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلعم گارنٹی و ذمہ داری دی ہے۔ تو اس دی گئی ذمہ داری کے خلاف کسی شخص یا ادارے سیاسی ہو یا مذہبی کا کوئی قولی یا فعلی اقدام شریعتِ اسلام کے صریحاً خلاف ہے۔ رابطہ عالم اسلامی ہو یا عالمی مسلم لیگ یہ سب ادارے شریعت کے تابع ہیں۔ شریعت پر حاکم نہیں۔ پھر بھی اگر کوئی جسارت کرکے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلعم کے ارشادات کو پس پشت ڈالتے ہوئے کسی کی تکفیر کا فتویٰ دے۔ تو حسب ارشاد نبوی صلعم یہ کفر اسی پر لوٹ کر پڑے گا۔ گویا وہ شخص مفتی یا ادارہ خود کافر ہو جائے گا۔ اس لئے ہر شخص کو جس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول صلعم کے ارشادات کا احترام ہے۔ تکفیر بازی کے ناپاک مشغلہ سے باز رہنا ہی مناسب ہے۔

جماعت احمدیہ کا مذہب

اب آیئے ہم جماعت احمدیہ کی تعلیمات کا ایک سرسری جائزہ لیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اپنے مذہب کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

(الف) "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبّ لباب یہ ہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی۔ جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کرکے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔"
(ازالہ اوہام جلد اوّل)

نیز فرمایا:۔

(ب) "اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائکہ حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ قرآن مجید میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں ایک ذرہ کم کرے یا ترک فرائض یا اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اسی کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاءؑ اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لائیں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔" (ایام الصلح صفحہ ۸۶)

(ج) نیز فرمایا:۔

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدّام ختم المرسلین
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاک راہِ احمد مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(د):۔ جب کوئی شخص بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ کلمہ تشہد دو بار پڑھ کر مندرجہ ذیل الفاظ میں اقرار بیعت کرتا ہے۔

"میں آج طاہر (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ) کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ اور اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اور آئندہ ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ شرک نہیں کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ قرآن کریم اور احادیث پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوشاں رہوں گا۔ جو نیک کام مجھے آپ بتائیں گے ان میں ہر طرح آپ کا فرمانبردار رہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔"

اب ایک سنجیدہ مزاج متلاشی حق خود دیکھ سکتا ہے۔ کہ کیا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تعلیمات اور جماعت میں داخل ہوتے وقت بیعت کا اقرار عین اسلام پر مبنی ہے یا نہیں؟ دوسری طرف احمدیوں کا عملی اسلامی کردار اور تبلیغی مساعی سب دنیا کے سامنے ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ان حقائق کے ہوتے ہوئے رابطہ عالم اسلامی یا عالمی مسلم لیگ کے ادارے جماعت احمدیہ کے خلاف کیوں بے بنیاد اور غلط پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ یہ ایک بدعتی فرقہ ہے جو اللہ کے محبوب دین کے پورے نظام کو خراب کرنے کی غرض سے اسلام کے بنیادی اصولوں کو توڑ موڑ کر پیش کرتا اور ان کا پرچار کرتا ہے۔ آخر خوف خدا اور خشیت الٰہی بھی کوئی چیز ہے۔ جن سے ان کے قلوب خالی ہیں۔ مخالفین احمدیت کی اس غلط روش کے بارہ میں قرآن مجید ہماری رہنمائی کرتا اور تسلی دیتا ہے۔ گھبراؤ نہیں ہر نبی و رسول کے زمانہ میں اس کے مخالفین نے تکذیب و استہزاء کا یہی طریق اپنایا تھا۔ بالآخر وہ مخالف ناکام و نامراد ہو گئے اور خدا تعالیٰ کے مامورین و مرسلین اپنے مقصد و مشن میں کامیاب و کامران ہوئے۔ اب یہی تائید و نصرت الٰہی جماعت احمدیہ کے حق میں نظر آتی ہے۔

ایک محبت بھری اپیل

اب میں آخر میں اپنے ان بھائیوں سے جن کو ابھی تک جماعت احمدیہ کے لٹریچر کے مطالعہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ یا وہ لوگ جو مخالفین کے غلط پراپیگنڈہ سے متأثر ہو کر جماعت کے بارہ میں غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ محبت بھری اپیل کرتا ہوں کہ احمدیت کے قیام پر اب قریباً ایک صدی گزر چکی ہے۔ مخالفت و موافقت کے نتائج ظاہر ہیں۔ قادیان سے اٹھنے والی امام مہدی اور مسیح کی آواز آج دنیا بھر میں گونج رہی ہے۔ اب اس جماعت کے افراد ایک سے ایک کروڑ سے زائد ہو چکے ہیں۔ مختلف اندرونی و بیرونی مخالفتوں اور ابتلاؤں میں سے گذر کر بھی یہ جماعت دن رات ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔ ادھر چودھویں صدی ہجری بھی گزر گئی۔ مخالفین احمدیت کا کوئی مزعومہ مہدی اور مسیح نہ نازل ہوا نہ پیدا ہوا۔ اب پندرھویں صدی ہجری کا بھی چوتھا سال گزر رہا ہے۔ عالم اسلام میں شدید انتشار ہے۔ چار سال سے ایران و عراق کی جنگ جاری ہے مرنے اور مارنے والے مسلمان ہی ہیں۔ اسرائیل کی یہودی ریاست نے کروڑوں عربوں کو ہراساں کیا ہوا ہے۔ ان کے لئے تبلیغ اسلام کا موقعہ ہی کہاں ہے؟ اس لئے اب آپ حضرات ہمارے قریب آئیں۔ سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا سنجیدگی سے مطالعہ کریں۔ اور احمدیوں کی زندگیوں اور ان کی تبلیغی و تربیتی مساعی کا قریب سے جائزہ لیں۔ انشاء اللہ آپ کو یہاں اسلام ہی اسلام نظر آئیگا۔ اور آپ کے دل میں بھی تبلیغ اسلام کے روحانی جہاد میں جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے شامل ہونے کی تمنا و تڑپ پیدا ہو گی۔ اور یہ اسلام کی تعمیری اور مثبت خدمت ہو گی۔ بارگاہ رب العزت میں دعائیں کریں۔ کہ اگر جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق موعود مہدی و مسیح ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ آپکو ان کی شناخت کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارا زندہ حیّ و قیوم خدا دعاؤں کو سنتا اور قبول فرماتا ہے۔ پس میری آپ سے بہ صد عجز اپیل ہے۔ کہ آپ عالم ہوں یا مفتی۔ کسی سیاسی ادارہ سے متعلق ہو یا کسی مذہبی ادارے سے۔ آپ تکفیر و تخریب

قسط سوم و آخری

خلافتِ رابعہ کی برکات

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۳ء کے لیے مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس کی تقریر موصوف کے جلسہ سالانہ میں شامل نہ ہو سکنے کی وجہ سے مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے پڑھ کر سنائی۔ (ادارہ)

ایک نئی سکیم

تمکین دین کے سلسلہ میں خلافت رابعہ کی ایک بہت بڑی سکیم ٹریکنگ اینڈ مونیٹرنگ Tracking and monitoring station قائم کرنے کی ہے۔

اس سکیم کے تحت اسلام کی پاکیزہ تعلیم پر مستشرقین اور دیگر مخالفین اسلام کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات کا جو مختلف ممالک میں اور مختلف زبانوں میں کئے جاتے ہیں جواب دینا ہے۔ حضور کی یہ نہایت بابرکت تحریک ہے حضور فرماتے ہیں:-

"میں نے اعلان کیا تھا کہ ساری دنیا میں عیسائیت کی طرف سے اسلام پر جو حملے ہو رہے ہیں ان کے دفاع کے لئے دوست اپنے آپ کو پیش کریں۔ اس طرف پوری توجہ نہیں ہوئی۔ ہمارے بہت سے ایسے دوست ہیں جو علمی ذوق رکھتے ہیں اور انگریزی دان بھی ہیں۔ ان کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں وہ بہت بڑی خدمت گھر بیٹھ کر کر سکتے ہیں۔"

اس اہم سکیم کے علاوہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کی وسعت اور یکسوئی کے لئے مختلف علاقوں میں منصوبہ بندی کمیٹیاں مقرر فرمائیں۔

اسی طرح ہر مجلس میں سوال وجواب کا سلسلہ جاری فرمایا نیز جماعت میں وسیع پیمانے پر cassette system کا بھی اجراء فرمایا۔ یعنی خطبات، تقریریں اور سوال وجواب کی مجالس کی کاروائیاں وسیع پیمانے پر Tape Recorder کے ذریعہ cassettes میں محفوظ رکھ کر مختلف جلسوں اور تقریبوں میں سنائی جائیں۔

اسی طرح حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اکناف عالم میں نئی نئی تحقیقات اور ایجادات کے ذریعہ تبلیغ کی توسیع اور وسعت کے لئے مختلف قسم کی سکیمیں جماعت کے سامنے پیش فرمائیں۔

اِن تمام تحریکات سے بڑھ کر ایک اہم اور نہایت ضروری تحریک جو خلافت رابعہ کی اہم برکات میں سے ایک عظیم برکت ہے وہ داعی الی اللہ بننے کی تحریک ہے۔

حضرت امیر المؤمنین نے ہر احمدی پر خواہ وہ بچہ ہو، جوان ہو، عمر رسیدہ ہو یا عورت ہو یہ ذمہ داری عائد فرمائی کہ وہ جس ملک میں بھی اور جہاں بھی رہے کسب معیشت کے ساتھ ساتھ لوگوں کو خدائے واحد کی طرف دعوت دینے والا اور داعی الی اللہ بنے۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا ہوگا۔ قادیان کے مضافات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی عظیم تحریک کے نتیجہ میں ۸۰ فیصد کے قریب افراد اسلام اور احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

اب آ کے دیکھو کیا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

حضور فرماتے ہیں:-

آج اگر دنیا کا ہر احمدی یہ عزم کرلے کہ اس نے اپنے نفس کی قربانی داعی الی اللہ کے رنگ میں خدا کے حضور پیش کرنی ہے اور خدا کی طرف بلانا ہے تو وہ انقلاب جو ہم سے دور بھاگتا ہوا نظر آرہا ہے ...... تیز رفتاری کے ساتھ آپ کی طرف جھپٹتا ہوا نظر آئے گا۔ تب کوئی نہیں کہہ سکیگا کہ ہم انقلاب کی طرف بڑھ رہے ہیں یا انقلاب ہماری طرف بڑھ رہا ہے۔ ..... پس دوستوں کو چاہیئے کہ داعی الی اللہ بننے کا عزم کرلیں زمانہ بڑی تیزی کے ساتھ ہلاکتوں کی طرف بڑھ رہا ہے دنیا ہزار قسم کی ظلمات کا شکار ہے ہزار خوفوں میں مبتلا ہے۔ ہزار قسم کے حزن ہیں جو سینوں کو چھلنی کئے ہوئے ہیں۔

پس اے فرزندان احمدی آگے بڑھو۔ اور ان خوفوں کو دور کردو اور ان اندھیروں کو روشنی میں تبدیل کر دو۔ اور ان غموں کو راحت اور اطمینان میں بدل دو۔ کیونکہ مقدر میں یہی لکھا گیا ہے۔

بہر حال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم کے مطابق تمکنت دین کے لئے ایسے منصوبے بنائے جن کی وجہ سے اکناف عالم میں وسیع پیمانے پر تبلیغ کا جال پھیلایا جا رہا ہے۔

تمکین دین کے تحت تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ تعلیم وتربیت اور تزکیہ نفوس کا اہتمام بھی جماعت احمدیہ میں خلافت کے زیر سایہ ہو رہا ہے۔ دنیا کے گندے ماحول اور مسموم اثرات سے جماعت کو محفوظ رکھنے کے لئے اس کی تربیت ونگرانی کا نہایت شاندار نظام جماعت میں پایا جاتا ہے۔

چنانچہ خلافت احمدیہ کی برکت سے ہماری جماعت میں بچوں، نوجوانوں، بڑوں اور عورتوں کی نگرانی اور تعلیم وتربیت کے لئے مختلف تنظیمیں قائم ہیں۔ سیدنا حضور ایدہ الودود اپنے روح پرور خطبات اور تقاریر کے ذریعہ جماعت کے اخلاقی وروحانی معیار کو بلند کرنے کے لئے ایسے ایمان افروز اور ولولہ انگیز طریق پر اُن کی قیادت فرما رہے ہیں کہ ہر خطبہ اور تقریر سے جماعت کے اندر ایک بجلی کی سی کیفیت سرایت کر جاتی ہے جس کے نتیجہ میں اُن کے اندر مسابقت کی روح تیز سے تیز ہو رہی ہے اور ایک پاکیزہ انقلاب برپا ہو رہا ہے کہ

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

خوف کا امن میں تبدیل ہو جانا

آیت استخلاف میں خلافت کی ایک عظیم الشان برکت یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً کہ خلافت کے ذریعہ خدا تعالیٰ ہر قسم کی دہشت اور خوف کو امن میں تبدیل فرمائیگا۔

جماعت احمدیہ کی اب تک کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ خلافت احمدیہ کے ذریعہ کس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے افضال و برکات موسلا دھار بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتے رہے ہیں کہ دنیا کی نگاہوں میں بالکل کمزور اور بے حقیقت سمجھی جانے والی اس جماعت کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے اب تک مختلف قسم کی منظم کوششیں کی جاتی رہیں اور مختلف قسم کے منصوبے بنائے جاتے رہے۔ حکومتوں کی قوت وطاقت کی مدد سے بھی جماعت احمدیہ کو حرفِ غلط کی طرح مٹانے کے لئے عالمگیر سطح پر اور وسیع پیمانے پر جو کوششیں ہوتی رہیں وہ دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں۔

لیکن یہ حقیقت بھی کسی سے پوشیدہ نہیں کہ ان تمام مسلسل اور لگاتار کوششوں اور کاوشوں کا نتیجہ صفر اور صفر ہی رہا۔ شاہ افغانستان ہو، شاہ مصر فاروق ہو، شاہ فیصل ہو یا فرعون ثانی بھٹو ہو یا کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ مقتدر کیوں نہ ہو جماعت احمدیہ کے آگے اور خلافت احمدیہ کے بالمقابل خود ہی حرفِ غلط کی طرح مٹ گئے۔ باوجود ان عالمگیر مخالفتوں کے جماعت احمدیہ خلافت کے جھنڈے تلے اور اس کے زیر سایہ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً کے وعدۂ الٰہی کے مطابق فتح وظفر کے میدان میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتی چلی جا رہی ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کس پُر شوکت اور جلال کے ساتھ یہ اعلان فرماتے ہیں کہ:-

"احمدیت ایک ایسی دھار ہے کہ جو بھی اس کے سامنے آئیگا وہ مٹا دیا جائیگا اور جو بھی اس کے سامنے کھڑا ہوگا وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائیگا۔ خدا تعالیٰ جس سلسلہ کو قائم کرنا چاہے اُس کی راہ میں جو بھی کھڑا ہو وہ مٹا دیا جاتا ہے۔ اور یہ سلسلہ چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے اس کے مقابلہ میں کسی انسان کی پرواہ نہیں کی جائیگی خواہ وہ کوئی ہو۔"

(الفضل ۱۵ جون ۱۹۴۴ء)

اس زمانہ میں خلافت رابعہ کے زیر سایہ ہر احمدی یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک مضبوط قلعہ کے چار حصاروں کے درمیان اس طرح محفوظ ہے کہ گویا کوئی طاقت اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پُر جلال، ہمت افزا اور ایمان افروز قیادت ہر احمدی کے دل میں ایک نئی اُمنگ، ایک نئی روح زندگی ایک ولولہ انگیز کیف وسرور پیدا کر رہی ہے۔

حال ہی میں امریکہ میں ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کو ایک بدبخت وبد باطن نے شہادت کا جام

بلایا تو اس پر تبصرہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبہ دیا اس کی نظیر اپنی آپ ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہر حال جو بھی واقعہ ہوا ہے اس سے اگر کچھ لوگوں کے دماغ میں یہ خیال ہے کہ احمدی ڈر جائیگا یا اس کے نتیجہ میں تبلیغ سے باز آجائیگا تو یہ ان کا بڑا ہی احمقانہ خیال ہے۔ احمدی تو ڈرنے کی خاطر پیدا ہی نہیں کیا گیا۔ احمدی کے دل اور اسکے حوصلے سے ایسے لوگ واقف ہی نہیں ہیں۔ احمدی تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور سپاہی ہیں۔ لوگوں کی نگاہیں ہماری شان سے ناواقف ہیں۔ اُن کو علم نہیں کہ ہم کون لوگ ہیں۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ قدم قدم پر اللہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے۔ اس لئے اس بات کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ.... دنیا کے کسی گوشہ میں اس قسم کی ظالمانہ حرکتوں کے نتیجہ میں احمدی تبلیغ سے باز آجائیگا۔ وہ تو بہر حال دعوت اِلی اللہ دیگا اور دیتا چلا جائیگا۔ اور ایک سے سو اور سو سے ہزار اور ہزار سے لاکھوں داعی الی اللہ پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ اس لئے کسی خوف اور خطرہ کا ہرگز مقام نہیں ہے...... تبلیغ اسلام کی جو جوت میرے مولیٰ نے میرے دِل میں جگائی ہے اور آج ہزارہا احمدی کے سینوں میں یہ لو جل رہی ہے اُس کو بجھنے نہیں دینا۔ اُس کو بجھنے نہیں دینا۔ خدائے واحد و یگانہ کی قسم اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے ذوالجلال والاکرام کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم اس شمع نور کے امین بنے رہو گے تو خدا اُسے کبھی بجھنے نہیں دیگا۔ یہ لو بلند تر ہوگی اور پھیلیگی اور سینہ بسینہ روشن ہوتی چلی جائے گی۔ اور تمام روئے زمین کو گھیرے گی اور تمام تاریکیوں کو اُجالوں میں بدل دیگی"

سیدنا حضرت امیر المؤمنین اپنے اس پُرجلال خطبہ میں احمدیت کے مخالفوں اور معاندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے احمدیت کے بدخواہو۔ تمہارے نام بھی میرا ایک پیغام ہے اے نگاہِ بد سے اس کو دیکھنے والو! سنو کہ تم ہرگز اُس کو بجھانے میں کامیاب نہیں ہوسکو گے۔ یہ ارفع چراغ وہ نہیں جو تمہاری سفلی پھونکوں سے بجھایا جا سکے۔ جبر کی کوئی طاقت اس نور کے شعلہ کو دبا نہیں سکتی......"

اے مذہب کے پاک سرچشمہ سے پھوٹنے والی لازوال محبت کو نفرت اور عناد میں تبدیل کرنے والو۔ اے ہر نور کو نار میں اور ہر رحمت کو زحمت میں بدلنے کے خواہاں بدقسمت لوگو۔ جو انسان کہلاتے ہو۔ یاد رکھو تمہاری ہر سفلی تدبیر خدائے برتر کی غالب تقدیر سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو جائیگی۔ تمہارے سب ناپاک ارادے خاک میں ملا دیئے جائیں گے اور ربّ اعلیٰ کے مقدر کی چٹان سے ٹکرا ٹکرا کر اپنا سر ہی پھوڑ دوگے۔ تمہاری مخالفت کی ہر جھاگ اُٹھاتی ہوئی لہر ساحل اسلام سے ٹکرا کر ناکام لوٹے گی اور بکھر جائے گی اور اُسے پیش قدمی کی اجازت نہیں ملے گی۔

اے اسلام کے مقابل پر اُٹھنے والی ظاہری اور مخفی عیاں اور باطن طاقتو! سنو کہ تمہارے مقدر میں ناکامی اور پھر ناکامی اور پھر ناکامی کے سوا کچھ نہیں۔ اور دیکھو کہ اسلام کے جان نثار اور فدائی ہم وہ مردانِ حق ہیں جن کی سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔

اللہ تعالیٰ دکھائیگا وہ دن دور نہیں کہ ہر لفظ جو آج میں نے آپ سے بیان کیا ہے سچا ثابت ہوگا۔ کیونکہ یہ میرے منہ کی بات نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا ایک ایسا اٹل فیصلہ ہے جو کبھی تبدیل نہیں ہوا۔ اور کبھی تبدیل نہیں ہوگا۔ احمدیت نے کبھی ناکام نہیں ہونا۔ کسی منزل پر ناکام نہیں ہونا۔ آگے سے آگے بڑھنا ہے۔

میں اپنی تقریر حضور ہی کے مقدس الفاظ میں ختم کرنا چاہتا ہوں کہ "پس اے دوستو جو جماعت کی طرف منسوب ہوتے ہو تم اللہ کی راہ میں جتنی شہادتیں پیش کرنے کی توفیق پاؤ گے اتنی ہی کامیابیاں تمہارے مقدر میں لکھی جائینگی۔

اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اور جلد اسلام کی فتح کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں"

(الفضل ۲۲ اگست ۸۳ء)

وَآخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العالمین +

احبابِ جماعت سے دعاؤں اور صدقات کی خصوصی تحریک

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان

آج کل پاکستانی اخبارات جنگ اور نوائے وقت لاہور میں شائع شدہ خبروں سے تشویشناک صورت سامنے آرہی ہے کہ پاکستان کے علماء اپنی حکومت پر یہ دباؤ ڈال رہے ہیں کہ :۔

(۱) :۔ احمدیوں کے بارہ میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے جن میں قتل مرتد۔ قادیانیوں کے اذان اور مسجد کے استعمال اور اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کو قابلِ تعزیر جُرم قرار دیا گیا ہے۔

(۲) :۔ قادیانیوں کو سول اور فوج میں کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کیا جائے۔

(۳) :۔ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ پر مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔

(۴) :۔ اگر ۳۰ اپریل تک یہ مطالبات منظور نہ کئے گئے تو ملک بھر میں قادیانی عبادت گاہوں کو مسمار کر دیا جائے گا جس طرح رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں مسلمان کہلانے والے کافروں کی بنائی ہوئی مسجد ضرار کو مسمار کرنے نذر آتش کر دیا تھا۔

(مطالبات منجانب مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان)

احباب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان مطالبات کے پیچھے مخالفین احمدیت کے کیا کیا ناپاک عزائم ہیں اور وہ پُرامن مذہبی مسلم جماعت یعنی احمدیوں کے خلاف کس قدر شر انگیز منصوبے بنا رہے ہیں۔

اس لئے احباب ان دنوں خاص طور پر بارگاہ ربّ العزت میں دُعائیں کریں۔

(الف) :۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(ب) :۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا۔

کہ اے خدا ہم اپنے مخالفین کے مقابل پر آپ ہی کو اپنے ڈیفنس میں پیش کرتے ہیں۔ اُن کے شر و فساد سے آپ ہی کی پناہ ڈھونڈتے ہیں۔

اے ہمارے رب ہر چیز تیری خادم ہے۔ تو ہی ہماری حفاظت فرما۔ ہماری مدد فرما اور ہم پر اپنا رحم کر۔

پاکستان میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر جماعت کے پیارے اور معصوم بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کی اپنی تائید خاص سے حفاظت فرمائے۔ اور اُن کی جان۔ مال اور عزت اور عبادت گاہوں (مساجد) کا حافظ و ناصر ہو اور مخالفین کے شر سے سب کو محفوظ رکھے۔ اور مخالفین احمدیت کو بھی عقل و سمجھ دے نیز ہدایت دے۔ کہ وہ ایسے شر انگیز منصوبوں سے باز رہیں جو اسلام کے حسین نام کو داغدار کرنے والے ہیں۔

احباب دُعاؤں کے علاوہ حسب توفیق صدقات بھی دیں۔ کیونکہ صدقہ بھی ردّ بلا کا باعث ہوتا ہے۔

اظہارِ تشکر اور درخواست دُعا

میرے شوہر محترم سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ شادنگر کے انتقال پُرملال پر جن دوستوں و بہی خواہوں نے میرے اور میرے بچوں کے ساتھ جو ہمدردی و اخلاص کا مظاہرہ کیا نیز تعزیتی خطوط روانہ کئے ہیں انکو میں فرداً فرداً جوابات دینے سے قاصر ہوں اس لئے بدر کے ذریعہ ان تمام احباب و دوستوں و بہی خواہوں کا اپنی اور تمام بچوں کی جانب سے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں نیز درخواست دعا کرتی ہوں کہ ہمارے قدیم دشمن غیر احمدی رشتہ دار جو کہ ہمارے قبولیت احمدیت کے وقت سے ہی دشمن ہیں اور ہمیشہ کچھ نہ کچھ نقصان پہنچانے کی کوشش میں رہتے ہیں اب میرے شوہر کی وفات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے پھر تنگ کر رہے ہیں۔ زمین و جائیداد پر بے جا مداخلت کی کوشش کر رہے ہیں خدا تعالیٰ ان دشمنوں کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے نیز ان کی کوششوں کو ناکام بنا دے آمین۔ مبلغ ۱۰/- روپے بابت اعانت بدر میں ارسال کئے گئے ہیں۔ خاکسار۔ عالیہ بیگم زوجہ سید جعفر حسین صاحب مرحوم

ہر مخلص احمدی کیلئے ضروری ہے کہ مقررہ شرح کے مطابق چندہ ادا کرے

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

ظہیر آباد (آندھرا) میں لجنہ اماء اللہ کا قیام

مکرمہ اظہر النساء بیگم صاحبہ حیدر آباد لکھتی ہیں کہ خاکسار اور مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ نے مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۸۲ء کو ظہیر آباد کا سفر اختیار کیا۔ وہاں احمدی مستورات کو لجنہ اماء اللہ کے جلسہ کی اطلاع دی گئی اور مکرم شیخ علی صاحب صدر جماعت احمدیہ کے مکان پر یہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و عہد کے بعد خاکسار نے بہنوں کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ مکرمہ انوری بیگم صاحبہ کی نظم کے بعد مکرمہ فرزانہ بیگم صاحبہ نے کشتی نوح سے حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے ظہیر آباد میں لجنہ اماء اللہ کے قیام کا اعلان کیا۔ بہنوں نے اجلاسات میں باقاعدہ شمولیت اور لائحہ عمل پر عمل کرنے کا عہد کیا۔ اجتماعی دُعا کے بعد حضور انور کی جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء کی افتتاحی تقریر کی کیسٹ سنائی گئی اس کے بعد غیر احمدی عورتوں سے ملاقات کر کے لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

عثمان پور (دہلی) میڈیکل کیمپ

مکرم سید آفتاب احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ دہلی مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ دہلی کے فیصلے کی روشنی میں مورخہ ۱۸-۲-۸۲ کو ایک نواحی بستی عثمان پور میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ اس میں مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب بگلا نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اس موقعہ پر عزیزم طاہر احمد عارف، مکرم عبدالغفار صاحب (جن کے مکان پر انتظام کیا گیا تھا) مکرم محمد یونس صاحب، عزیزم عقیل احمد صاحب فانی نے بھرپور تعاون دیا۔ ۳۵ کے قریب مریضوں کو مفت دوائیں تقسیم کی گئیں اور معائنہ کیا گیا۔

بھدرک میں تربیتی اجلاس

مکرم شیخ عبدالرب صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ بھدرک مطلع کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۱ر مارچ ۱۹۸۲ء کو مکرم گل محمد شاہ صاحب کے مکان بیت الفضل پر خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں بہت سے غیر احمدی احباب بھی شریک ہوئے تلاوت و عہد کے بعد ایک گھنٹہ تک محفل سوال و جواب ہوئی اور اس کے بعد مکرم رحمت اللہ صاحب معلم وقفِ جدید، مکرم عبدالاحد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ درمیان میں منظوم کلام بھی سنایا جاتا رہا۔ صدارتی تقریر اور دُعا کے بعد شب دس بجے جلسہ برخاست ہوا۔

آندھرا میں کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدر آباد مطلع کرتے ہیں کہ مورخہ ۵-۲-۸۲ سے ۸-۲-۸۲ تک مکرم حاتم خان صاحب معلم وقفِ جدید، مکرم طاہر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم ترڈگو اور مکرم داؤد احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ وفد کی صورت میں علاقہ ورنگل کے دیہات میں تبلیغ کے لئے نکلے۔ مذکورہ وفد نے غیر احمدی احباب تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ اور بعض اسلامی مدرسوں میں جاکر حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی اطلاع دی۔ اور تبادلۂ خیالات کیا۔

مکرم مولوی شمس صاحب ہی اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۵ر فروری کو انصار و خدام نے اجتماعی طور پر تبلیغی پروگرام بنایا۔ اور آندھرا میں چار صد میل کا سفر کیا ہزاروں لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ اس موقعہ پر بعض افراد نے احمدیت قبول کی اور دو نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس پروگرام میں بعض مقامات پر مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر اور مکرم مولوی صفیہ احمد صاحب طاہر مبلغین کرناٹک بھی ساتھ رہے۔

گوردوارہ میں احمدی نمائندہ کی تقریر

مورخہ ۱۸-۲-۸۲ کو گوردوارہ شہید گنج قادیان میں سکھ صاحبان کیطرف سے اکھنڈ پاٹھ رکھا گیا۔ اس موقعہ پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان نے جماعت کے نمائندہ کی حیثیت سے شمولیت کی اور امن و اتحاد کے بارہ میں تقریر کی جو بہت پسند کی گئی۔

دلچسپ تبادلۂ خیالات

مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ چارکوٹ لکھتے ہیں کہ گذشتہ دنوں مکرم بابو حسین صاحب چارکوٹ سے متقامی ہائی سکول کے تعلیم یافتہ غیر احمدی اساتذہ نے تبادلہ خیالات کیا کہ سلسلہ وحی بعد رسالت نبوی قطعی طور پر بند ہے۔ مکرم ماسٹر صاحب نے بہت سے عقلی و نقلی دلائل دیئے مگر وہ اساتذہ اپنی ضد پر قائم رہے۔ اس پر ماسٹر صاحب نے ایک غیر احمدی اُستاد سے کہا کہ اپنے گھر سے حدیث لا دیں میں حدیث سے ثابت کرتا ہوں کہ آنے والے عیسیٰ ابن مریم پر وحی نازل ہوگی۔ جب وہ حدیث لائے تو مکرم ماسٹر صاحب نے ثابت کر دیا۔ اس پر وہ اساتذہ بہت شرمندہ ہوئے اللہ تعالیٰ بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

چیلاکرہ (کیرالہ) میں مفت ہومیو میڈیکل کیمپ

مکرم ٹی احمد سعید صاحب جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ کیرالہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۱-۲-۸۲ کو چیلاکرہ میں کیرالہ سٹیٹ خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک مفت ہومیو میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ یہ کیمپ انڈین ہومیو میڈیکل ایسوسی ایشن نیشنل سروس سکیم کے تعاون سے لگایا گیا۔ اس ایسوسی ایشن کے صدر ایک نو مبائع احمدی مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ہیں جو ہومیو میڈیکل کالج کالیکٹ کے اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ چنانچہ چیلاکرہ ہائی سکول میں یہ کیمپ بڑی خوش اسلوبی سے لگایا گیا۔ مکرم ٹی۔ کے محمود صاحب صوبائی قائد و مکرم ایم احسن کویا صاحب کی قیادت میں خدام نے کیمپ کی تیاری کی۔ مکرم مولوی کے محمد علوی صاحب مبلغ سلسلہ نے کیمپ کا افتتاح کیا۔ صبح گیارہ بجے سے شام چار بجے تک کیمپ جاری رہا اور تین صد سے زائد مریضوں کا معائنہ کر کے ادویات تقسیم کی گئیں۔

میلاپالیم میں تبلیغی مساعی

مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ میلاپالیم (تامل ناڈو) تحریر کرتے ہیں کہ علاقہ تامل ناڈو میں آجکل عیسائی پادری "عام عبادت گاہ" کے نام پر جگہ جگہ اجلاسات منعقد کر کے اسلام کے متعلق غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔ مورخہ ۱۱-۲-۸۲ کو اس قسم کے اجلاس سینٹ زیویر کالج پالیم کوٹا میں ہوئے۔ جن میں مدراس سے آئے ہوئے ایک پادری نے اسلام کے بارے میں بے بنیاد اعتراضات کئے۔ ان اعتراضات کے جوابات مکرم اے پی۔ داؤد عبدالقادر صاحب صدر جماعت احمدیہ میلاپالیم نے اپنی تقریر میں دیئے۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ میلاپالیم نے سینکڑوں افراد میں لٹریچر تقسیم کیا۔

ترڈگو (آندھرا) میں تربیتی اجلاس

مکرم حاتم خان صاحب معلم وقفِ جدید ترڈگو لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۸-۱-۸۲ بروز ہفتہ مسجد احمدیہ طاہر میں محترم غلام مصطفٰے صاحب صدر جماعت احمدیہ ترڈگو کی زیر صدارت ایک اجلاس ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد عزیز کالا کولی عرف مغلی جو ہمارے مدرسہ میں طالب علم ہے اور عیسائی ہے، مگر مڈل پاس کرنے کے بعد قادیان پڑھنے کی غرض سے آنا چاہتا ہے نے تلگو میں مضمون پڑھ کر سنایا۔ محمد جعفر صاحب پاشا، محمد عظیم صاحب پاشا، شیخ عبدالرحیم صاحب نے تلگو میں مضامین پڑھ کر سنائے۔ اسی طرح عزیز عبدالعظیم نے نماز کے بارے میں بہت اچھی تقریر کی، اور خاکسار حاتم خان نے والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کے بارہ میں تقریر کی بعدہٗ مکرم سرور صاحب نے تربیتی امور پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے دُعا کرائی۔ اور شب گیارہ بجے جلسہ برخواست ہوا۔ جلسہ کے بعد محترم صدر مجلس کی طرف سے چائے کا انتظام تھا۔

ایراپورم میں تبلیغی مساعی

مکرم ایم اے فرید صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت ایراپورم (کیرالہ) اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ دسمبر میں جماعت احمدیہ ایراپورم نے پندرہ دن کی تبلیغی مہم کا آغاز کیا۔ جلسے منعقد کئے گئے جن میں وفات مسیح ناصری اور ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ وغیرہ عناوین پر تقاریر کی گئیں۔ ایک عالم نے ہمارے متعلق غلط فہمیاں پیدا کیں لہذا مورخہ ۲۲-۱-۸۲ بروز جمعہ شب جلسہ کر کے اعتراضات کے مدلل جواب دئے گئے۔ اسی طرح یہاں سے سات میل کے فاصلہ پر پیرو مباؤر شہر میں "اسلامک پروگریسو مشن" نے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں قرآن شریف اور بائیبل اور گیتا عناوین پر تقاریر کے لئے علماء کو دعوت دی ہماری جماعت کیطرف سے مکرم مولوی سی۔ پی محی الدین کٹی صاحب، معلم وقفِ جدید نے قرآن شریف کے عنوان پر تقریر کی اور سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

★ـــ مکرم بشیر الدین الٰہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت جماعت احمدیہ سکندرآباد تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۴ کو مسجد احمدیہ الٰہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں بعد نماز مغرب جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد عزیزم غلام احمد خالد ابن محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب، عزیزم رشید احمد صاحب، خاکسار بشیر الدین الٰہ دین، مکرم مقصود احمد صاحب شرق، مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس، مکرم سیٹھ یوسف احمد الٰہ دین صاحب، مکرم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ دُعا کے بعد یہ اجلاس برخواست ہوا۔ جلسہ میں مستورات بھی پردہ کی رعایت سے شامل ہوئیں۔ بفضلہ تعالیٰ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ لجنہ کی طرف سے تمام حاضرین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

★ـــ مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مبلغ چارکوٹ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۴ کو مسجد احمدیہ چارکوٹ (پونچھ) میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم عزیز دین صاحب نائب صدر کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد علی الترتیب مکرم خواجہ نجم الدین صاحب، مکرم نذیر احمد صاحب، مکرم محمد شفیع صاحب، مکرم عبد الواسع صاحب اور خاکسار نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ دُعا کے بعد یہ اجلاس برخواست ہوا۔ جلسے میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔

★ـــ مکرم سید غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ تحریر کرتے ہیں کہ ۲۵ر مارچ کو مسجد احمدیہ میں مکرم شیخ محمود احمد صاحب کی صدارت میں بعد نماز مغرب جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے اس جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد نظم سُنائی گئی۔ اس کے بعد عزیزم شیخ سلیم احمد، عزیزم فیروز الدین، عزیزم وسیم احمد اور عزیزم مرشد احمد نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ بعد ازاں ناصرات نے ترانہ پڑھا۔ اس کے بعد ایک نظم ہوئی۔ آخر میں خاکسار اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ پردہ کی رعایت سے مستورات بھی جلسہ میں شریک ہوئیں۔ بعد دُعا یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مکرم سید غلام ابراہیم صاحب ہی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۶ر مارچ کو لجنہ اماء اللہ کیندرا پاڑہ نے مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد عہد نامہ دُہرایا گیا۔ اس کے بعد مکرمہ شمیمہ بیگم صاحبہ نے پہلی تقریر کی ناصرات نے ترانہ پڑھا۔ بعدہٗ مکرمہ نور جہاں بیگم صاحبہ، صدر صاحبہ جلسہ نے تقاریر کیں دُعا کے بعد یہ جلسہ برخواست ہوا۔

★ـــ مکرم محمد اسمٰعیل خان صاحب صدر جماعت احمدیہ سورو اُڑیسہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ر مارچ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ سورو میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ یہ جلسہ مکرم سید مولوی محمد یونس صاحب سابق صدر کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم عبد الرب صاحب ناظم ضلع نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم شمس الدین خان صاحب، مکرم شیخ عظیم صاحب، مکرم فیروز احمد صاحب، مکرم نعیم احمد صاحب، مکرم خالد حسین صاحب، مکرم سید سلام الدین صاحب، مکرم رحمت اللہ صاحب، مکرم عبد الشکور صاحب اور مکرم بابر خان صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ جلسہ کے درمیان میں مکرم رحمت اللہ صاحب، مکرم بابر خان صاحب، مکرم سجاد احمد صاحب اور عزیزم رشید احمد صاحب نے نظمیں سُنائیں۔ صدر جلسہ نے اجتماعی دُعا کرائی اس کے بعد یہ جلسہ برخواست ہوا۔

★ـــ مکرم میر عبد الرشید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ کشمیر تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۵ر مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ یاری پورہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم میر عبد المجید صاحب ایم اے۔ بی ایڈ سیکرٹری مال کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم مظفر احمد صاحب ظفر، مکرم میر منصور احمد صاحب اور مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب قائد علاقائی نے موقعہ کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ درمیان میں مکرم عزیز وسیم احمد خان نے خوش الحانی سے نظم سُنائی۔ آخر میں صدر مجلس نے تقریر کی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ جلسہ برخواست ہوا۔

★ـــ مکرم ولی محمد صاحب راقر صدر جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کشمیر تحریر کرتے ہیں کہ ۲۳ر مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ہاری پاری گام میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم شیخ عبد العلی صاحب معلم نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم شیخ محمد یوسف صاحب، مکرم محمد مقبول صاحب سیکرٹری تبلیغ، مکرم غلام نبی صاحب قائد خدام الاحمدیہ، مکرم محمد صابر صاحب بٹ اور مکرم نثار احمد صاحب بٹ نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے صدارتی تقریر کی بعد دُعا یہ جلسہ برخواست ہوا۔

★ـــ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ یکم اپریل ۸۴ء کو احمدیہ جوبلی ہال میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام مکرم سیٹھ محمد اکبر علی صاحب نائب امیر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم مقصود احمد صاحب شرق۔ مکرم اجمال الدین صاحب، مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس معلم وقفِ جدید۔ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی۔ مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب اور خاکسار حمید الدین شمس نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ بعد دُعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ـــ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیرنگ تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار کی زیر صدارت لجنہ و ناصرات کے منعقدہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ نینا صاحبہ۔ مکرمہ جاویدہ بی بی صاحبہ۔ مکرمہ ماجدہ بی بی صاحبہ۔ مکرمہ مرضیہ خاتون صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ۔ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ۔ مکرمہ رابعہ یاسمین صاحبہ۔ مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الحی صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دورانِ تقاریر ناصرات کی کچھ بچیوں نے نظمیں سُنائیں۔

★ـــ مکرمہ عابدہ نثار صاحبہ سورب تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۴ کو مکرمہ شریفہ بی بی صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔ جلسہ میں حمد۔ نعت اور حدیثیں بھی سنائی گئیں۔ بعد دُعا شیرینی تقسیم کی گئی۔

★ـــ مکرمہ صبیحہ افسر صاحبہ یادگیر تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۴ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ بشریٰ سلطانہ صاحبہ نے تقاریر کیں کچھ نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ دُعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

★ـــ مکرم منصور احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۵/۳/۸۴ کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد عزیز مظفر یونس صاحب۔ مکرم شمس عالم صاحب ایڈووکیٹ۔ مکرم منصور احمد صاحب، مکرم جاوید خورشید صاحب۔ مکرم مبین خان صاحب۔ مکرم ہارون رشید صاحب۔ مکرم مولوی محمد مقبول صاحب ملک مبلغ سلسلہ اور صدر مجلس نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

★ـــ مکرم اشفاق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ برہ پورہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۴ کو مکرم مولوی محمد مقبول صاحب ملک مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی سے شروع ہوا۔ بعدہٗ مکرم سرور رضا صاحب۔ مکرم آفاق احمد صاحب۔ مکرم انور رضا صاحب۔ مکرم علی رضا صاحب۔ مکرم سید عبد النقی صاحب۔ خاکسار اشفاق احمد، مکرم عبد العظیم صاحب صدرِ جلسہ نے تقاریر کیں۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطاب کی کیسٹ سُنائی گئی۔

★ـــ مکرمہ محبوب ظفر مند صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۵/۳/۸۴ کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرمہ امۃ الباری صاحبہ۔ مکرمہ ناہید مریم صاحبہ۔ مکرمہ افروز جہاں صاحبہ۔ مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ۔ مکرمہ حفیظہ قدوس صاحبہ۔ مکرمہ عابدہ انجم صاحبہ اور خاکسار نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ اِس دوران نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ جلسہ میں غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ نے حاضرات کی چائے وغیرہ سے تواضع کی۔

★ـــ مکرمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد تحریر کرتی ہیں کہ لجنہ اماء اللہ کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ تلاوت کلام پاک، عہد اور نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اِس کے بعد مکرمہ محمودہ رشید صاحبہ۔ مکرمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ۔ مکرمہ فوزیہ ظفر صاحبہ۔ مکرمہ صادقہ اسد صاحبہ۔ مکرمہ صبیحہ احمد صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اِس دوران بہنوں نے نظمیں بھی سُنائیں۔ اور لجنہ سے سوالات کا پرچہ بھی حل کروایا گیا۔ دُعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

★ـــ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ پڑنجہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۴ کو مسجد احمدیہ میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اِس کے بعد مکرم محمد افضل صاحب بھٹی۔ مکرم مولوی علی بہادر صاحب۔ مکرم مولوی فیروز دین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعد دُعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے۔ (مینیجر بدر)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رُکن ہے جس کی ادائیگی کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ قرآن شریف میں جہاں کہیں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دوست قرآن پاک کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں۔ اور بغیر کسی تحریک کے اپنی اس اہم ذمہ داری کو پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر بخشے۔

لیکن نظارت ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے بھی ہیں جن پر زکوٰۃ تو واجب ہوتی ہے لیکن مسائل زکوٰۃ سے عدم واقفیت کے باعث یا اپنی غفلت کی وجہ سے اُن کی طرف سے زکوٰۃ وصول نہیں ہو رہی ہے۔ لہٰذا عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر صاحب حیثیت افراد کا جائزہ لیں۔ اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے والے دوستوں سے وصولی کا انتظام کر کے ممنون فرماویں۔

مسائل زکوٰۃ سے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے ایک رسالہ چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے اگر کسی جماعت یا کسی دوست کو ضرورت ہو تو کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستہائے دُعا

● مکرم شیخ عبد اللطیف صاحب فیصل آباد سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ ● مکرم محمود احمد صاحب یادگیر مقیم بیدر (کرناٹک) اپنے بچوں آسیہ پروین۔ فرید احمد۔ اور رفیق احمد کے علی الترتیب ساتویں۔ چوتھی اور دوسری کلاس کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ ● مکرم محمود رشید صاحب بیدر (کرناٹک) اپنے تینوں بچوں جو مختلف امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں کی نمایاں کامیابی اور روشن مستقبل کے لئے۔ ● مکرم سید بشیر احمد صاحب پٹنہ سے مکرم سید شکیل احمد صاحب مونگھیر کے آئی ایس سی اور انجینئرنگ کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور مکرم سید عبد الباقی صاحب کے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب بنگلور کی اہلیہ محترمہ تحریر کرتی ہیں کہ ان کے شوہر ایک سال سے مسلسل بیمار چلے آرہے ہیں کی جلد شفایابی کے لئے نیز ان کا پوتا عزیز نصیر احمد ابن مکرم نثار احمد صاحب امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے نمایاں کامیابی روشن مستقبل اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے اسی طرح چھوٹا پوتا عزیز محمود احمد منور ابن مکرم داؤد احمد صاحب نمونیہ سے بیمار ہے کامل شفایابی کے لئے ● مکرم شیخ لقمان احمد صاحب سنگھم بھوم مبلغ -/10 روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی بڑی بیٹی کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے۔

● مکرم حضرت صاحب منڈا سگر صدر جماعت ہبلی تحریر کرتے ہیں کہ مکرم غضنفر حسین خان صاحب اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر گوا مبلغ -/20 روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے خود اور اپنے دو بھائیوں (نسبتی بھائی اور رہم زلف) کے قبولِ حق کی توفیق پانے کے لئے۔

● مکرمہ کبریٰ بیگم صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ حیدر آباد اپنے بیٹے عزیز محمد عبد اللہ کے امتحان بی کام فسٹ ائیر میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب بریلی تحریر کرتے ہیں کہ اُن کے بھتیجے مکرم سید زاہد احمد صاحب کو اپنے والد محترم کی جگہ پر ریلوے میں ملازمت مل گئی ہے۔ موصوف کے استقلال اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ اسی طرح میرے بیٹے عزیز مصطفیٰ احمد ایک حادثہ سے بچ گئے ہیں ان کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● عزیز شیخ وسیم احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنے چھوٹے بھائی شیخ نعیم احمد کے امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی اور خود کے امتحان میں نمایاں کامیابی والدین اور بھائیوں کی صحت و سلامتی اور کاروبار میں برکت کے لئے ● مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساحبر مبلغ جموں تحریر کرتے ہیں کہ عزیز مکرم ڈاکٹر میر شمس الدین صاحب B.V. SC باری پورہ کو آل انڈیا مقابلہ میں ریسرچ کے لئے فیلوشپ ملا ہے موصوف کی نمایاں کامیابی اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

یوم والدین

تمام مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت مورخہ 30 اپریل کو یوم والدین کا انعقاد کریں۔ اس روز جلسہ منعقد کر کے والدین کو بھی مدعو کیا جائے۔ اسی طرح

(1) :- یوم والدین کے روز ہی اطفال کا ایک مثالی وقار عمل بھی منعقد کریں۔

(2) :- جن مجالس اطفال نے تاحال فارم تجنید، فارم تشخیص بجٹ پُر کر کے نہیں بھجوائے وہ اس طرف خصوصی توجہ کریں۔

(3) :- ماہانہ کارگذاری کی رپورٹ مطبوعہ فارم پر ہر ماہ ارسال کرنے کا اہتمام کریں۔

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

دُعائے مغفرت

(1) :- ہماری جماعت کی ایک معمر خاتون جن کا نام مسماۃ فرضی تھا مورخہ 16 [3/84] کو قریباً نوے سال کی عمر پا کر اس دارِ فانی سے کوچ کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بہت نیک متقی اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مرکزی نمائندگان اور مبلغین کا بے حد احترام کرتی تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے بہت بڑے سوگوار خاندان کو چھوڑا ہے۔ ان کے بڑے بیٹے مکرم عبد السلام صاحب میر جماعت کے سیکریٹری دعوۃ و تبلیغ ہیں۔ قارئین بدر سے مرحومہ کی مغفرت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ عبد السلام لون صدر جماعت رشی نگر (کشمیر)

(2) :- میرے بڑے بھائی مکرم احمد رضا خاں صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس بھاگلپور مورخہ یکم اپریل 1984ء کو گردے کی بیماری کے سبب خدا تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم دِل کے بھی مریض تھے۔ اُسی روز دل کا بھی شدید دورہ پڑا۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین۔　خاکسار۔ جمیلہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ بھاگلپور

(3) :- جماعت احمدیہ یاری پورہ کے ایک مخلص دوست مکرم راجہ بشیر اللہ خان صاحب مورخہ 3 [3/84] کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بہت سی خوبیوں اور اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار۔ میر عبد الرشید قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ کشمیر

اعلانات نکاح

(1) :- مورخہ 18 [3/84] کو مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کوسبی (مونگھیر) نے خاکسار کی چھوٹی بہن عزیزہ سیدہ عفیفہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم سید بشیر احمد صاحب کٹکی مرحوم کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز مکرم سید عبد الحلیم منور احمد صاحب ابن مکرم سید عبد القدیر صاحب مرحوم آف کٹک مبلغ -/7000 روپے حق مہر پر کیا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کریں۔

خاکسار۔ سید نعیم احمد قائد مجلس کلکتہ

(2) :- مورخہ 11 [4/84] کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے عزیزہ نصرت بیگم بنت مکرم عبد اللطیف صاحب سکنہ شیندرہ کا نکاح عزیز محمد بشیر صاحب ابن مکرم محبوب عالم صاحب سکنہ شیندرہ کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار

نسیم احمد طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE NO. 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ-۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA-700073.

"میں وہی نور ہوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

ہیری پون مل
نمبر ۵-۳-۱۸
...
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

MADE OF PURE GOLD & SILVER — AND — ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES.

PLEASE CONTACT:-
KASHMIR JEWELLERS.
OPPOSITE MASJID AQSA QADIAN-143516.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-
23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز
۱۶-مینگو لین۔ کلکتہ-۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM
برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اعلیٰ پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS
16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ-۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS
D/NO. 2/54 (1)
MAHADEVPET
MAHADEVPET
MADIKERI-571201
(KARNATAKA)

رحیم کاٹج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY-8.

ریگزین۔ نرم جنس چمڑے اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار ...
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایربیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ بیڈ پرس۔ ...
اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ ... سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر:- ۴۳۴۷۱۷

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ" (صحیح بخاری)

ترجمہ:- (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) جو شخص میرے دوست سے دشمنی رکھتا ہے وہ گویا مجھ سے لڑتا ہے۔

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:- "اسلام ایمان باللہ کے اقرار اور اس پر مضبوطی سے قائم رہنے کا نام ہے۔"
(مسند احمد بن حنبل جلد ۳)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام:- "اسلام نام ہے خدا کے آگے گردن جھکا دینے کا۔" (ملفوظات جلد ششم)

پیشکش:-
محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز -
۳۲ - سیکنڈ لین روڈ
سی - آئی - ٹی کالونی -
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ملین موٹرس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- [illegible] ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
No. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558.
BANGALORE-2.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

کڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"قرآن شریف [illegible] کی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر [illegible] ٹیلیگرام:- سٹاربون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپیلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - بارن ہونس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر [illegible] /۲/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدر آباد میں فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

لینڈ موٹر گیراج

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۰ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔!!